Postal Reg.No:PB/0154/2003 to 2005

N°. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

جلد 54 وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ شمارہ 12

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

11 صفر 1426 ہجری 22 امان 1384 ہش 22 مارچ 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان 19 مارچ (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پرنور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جود وسخا کے متعلق بصیرت افروز تشریح فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم ایدف امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ بہت رحیم وکریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہل دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے۔ جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اسکے لئے روحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے اس لئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل وخوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے۔ ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے۔ اسنے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ میری خدمت کرتے ہیں۔ (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ)

یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد وپیش حاضر رہتے ہیں۔ اس لیے اگر کسی کے انکسار وفروتنی اور تحمل وبرداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمتگار سے ذرا کوئی کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کردیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا بس بیچارے خدمتگاروں پر آفت آئی۔

دوسرے غرباء کے ساتھ معاملہ تب پڑتا ہے کہ وہ فاقہ مست ہوتے ہیں اور خشک روٹی پر گذارہ کر لیتے ہیں مگر یہ باوجود علم ہونے کے بھی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ انکو امتحان میں ڈالتے ہیں جب بصورت سائل آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو ذرہ ذرہ کا خالق ہے کوئی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ غریبوں کے ساتھ ہی معاملہ کر کے سمجھا جاتا ہے کہ کس قدر نا خداترسی یا خداترسی سے حصہ لیتا ہے یا لیگا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور میں تم سے بہت خوش ہوں کیوں کہ میں بہت بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ تُو تو ان باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب وہ فرمائیگا کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے تم نے ان کی خبر گیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا۔ پھر ایک اور گروہ پیش ہوگا۔ ان سے کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ برا معاملہ کیا۔ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاسا تھا پانی نہ دیا ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ میں بیمار تھا میری عیادت نہ کی۔ تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تُو تو ایسی باتوں سے پاک ہے۔ تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ اس پر فرمائیگا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا۔

غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کیے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گذاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۰۔۱۰۳ مطبوعہ لندن)

خرچ کرنے کے جو طریقے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں اس کی نظیر دنیا میں کہیں پائی نہیں جاتی

جُود وسخا کے یہ معیار نہ تو آنحضرت ﷺ کی زندگی سے پہلے دنیا نے دیکھے اور نہ کبھی آئندہ دیکھے گی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 مارچ 2005 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے عظیم پہلو جود وسخا پر ایمان افروز اور سیر کن روشنی ڈالی حضور اقدس نے فرمایا کہ عام طور پر دنیا میں ایک دنیادار انسان دولت کی خواہش رکھتا ہے۔ اور اسے جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ دنیاداروں میں اپنا نام بنائے۔ اپنی دولت سے دوسروں کو مرعوب کرے اور اپنے لئے آرام وآسائش کے سامان مہیا کرے اپنے بیوی بچوں کیلئے دولت کے انبار چھوڑ کر جائے تاکہ وہ بھی اس کے بعد آرام وآسائش کی زندگی گذار سکیں اور اس میں بھی اس کی ایک چھپی خواہش ہوتی ہے کہ میرے مرنے کے بعد لوگ کہیں گے کہ فلاں امیر آدمی اتنی دولت چھوڑ کر مرا اور اسکی اولاد بے شمار دولت میں کھیل رہی ہے۔

فرمایا کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اپنے خیال میں انسانیت کے ہمدرد اور غمخوار ہوتے ہیں جو انسانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے نعرے لگا رہے ہوتے ہیں لیکن ان کے اپنے کردار انکے نعروں کے مقابلہ میں کچھ

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ

مجلس سوال و جواب

بتاریخ 28/ مارچ 1997ء

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ پروگرام ملاقات' 28/ مارچ 1997ء سے بعض سوال اور ان کے جواب اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہیں۔ (مدیر)

سوال: اگر کھانے کے جانوروں کو ذبح کرنے سے مقصود یہ ہے کہ زائد خون نکال دیا جائے اور خون کے اندر کے کیڑے اور جراثیم بھی جو صحت کے لئے نقصان دہ ہیں جانور کے جسم سے خارج ہو جائیں تو سوال یہ ہے کہ مچھلی کو ذبح کرنے کا حکم کس وجہ سے نہیں؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:۔

اوّل تو ایک ایسا حکم جس کی تفصیلی حکمت بیان نہ کی گئی ہو اُس میں سے ایک حکمت سوچ کر اس پر سوال اٹھانا عقل کے خلاف ہے۔ قرآن کریم نے کبھی بھی وہ حکمت بیان نہیں کی جو بیان کی جارہی ہے۔ ہم کہتے ہیں ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے۔ یہ چونکہ صحت سے تعلق رکھنے والے احکام ہیں، یہ ایسے ہیں جن میں اکثر انسانی عقل پر معاملات کو چھوڑا گیا ہے اور قرآن کریم نے حلال کے ساتھ طیب کہہ کر ان کی طرف اشارہ فرمادیا ہے۔ جب بعض محرمات سے متعلق ہم اپنی طرف سے اندازہ لگاتے ہیں کہ یہ بھی حکمت ہوگی، یہ بھی حکمت ہوگی، ان اندازوں میں سے ایک یہ بھی اندازہ ہے۔

دوسرا اور بہت سی حکمتیں ہیں۔ اُن میں سے ایک ذبح کرنے کا مقصد جانور کو کم سے کم تکلیف دینا ہے۔ اس لئے کہ اگر خون بہایا جائے تو فوری طور پر دماغ سے خون کا رشتہ ٹوٹنے کی وجہ سے حِس ختم ہو جاتی ہے۔ تو کئی حکمتیں ہوسکتی ہیں۔

لیکن جہاں تک صحت کا تعلق ہے وہاں بھی یہ سوال درست نہیں ہے۔ کیونکہ وہ خون جو خشکی کے جانوروں کا ہے بہت جلدی اس میں تعفن پیدا ہوتا ہے اور وہ گرم خون کہلاتا ہے۔ اس کی تاثیریں اور ہیں۔ مچھلی کا خون خراب نہیں ہوتا۔ مچھلی ساری کی ساری خود خراب ہوتو ہو، اس کے خون کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مچھلی اور دوسرے سمندر کے جانور جو ٹھنڈے خون والے ہیں اُن کا کوئی اپنا درجہ حرارت معیّن نہیں ہے۔ بیرونی جانوروں کے اپنے درجہ حرارت معیّن ہیں۔ اس لئے اگر ان کے درجہ حرارت سے بیرونی درجہ حرارت گرے تو اُن کے لئے بقا کی جدوجہد مشکل ہو جاتی ہے۔ جب تک اندر کی گرمی اس قدر کافی ہے کہ جس درجہ حرارت پر اللہ تعالیٰ نے ان کو تخلیق فرمایا ہے وہ رکھ سکیں، اُس وقت تک وہ زندہ رہیں گے۔ جب اندرونی درجہ حرارت اس سے گرنا شروع ہوگا تو پھر ان کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ مچھلیاں اور سمندر کے دوسرے جانور سب کے سب اسی لئے حلال ہیں کہ ان کی اس پہلو سے ساخت مختلف ہے صرف مچھلی کی بحث نہیں ہے۔ اگر سمندر کا درجہ حرارت مائینس زیرو(0-) ہو جائے گا تو ان کا بھی 0- ہو جائے گا۔ اگر وہ بڑھے گا تو اُن کا بھی بڑھے گا۔ اس لئے وہ نظام ہی مختلف ہے۔ ایک نظام کا دوسرے نظام پر قیاس کرنا، جبکہ دونوں مین بنیادی اختلاف ہے، درست نہیں ہے۔

سوال: نبی کی مخالفت پر عذاب آتا ہے۔ جو ایمان لے آئے ہیں وہ یہ نشان دیکھتے ہیں اور مانتے ہیں۔ مگر جن پر عذاب آتا ہے وہ نہ دیکھتے ہیں اور نہ مانتے ہیں کہ اس عذاب کی وجہ سے وہ اپنی اصلاح کرلیں۔ تو یہ عذاب حجت کس طرح ہوا؟

جواب: حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

حجت ہو تو عذاب آتا ہے۔ عذاب حجت نہیں ہوتا۔ جن لوگوں نے دیکھنے کے باوجود نہ ماننا ہو اُن پر عذاب آتا ہے۔ جنہوں نے دیکھ کر ماننا ہو اُن پر عذاب آتا ہی نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ: وہ لوگ جو عذاب کو اپنے اوپر ایسے (بُرے) اعمال سے لازم کرتے ہیں جن اعمال میں ایک دوام ہو چکا ہو۔ اگر وہ اعمال بدی کے دوام پکڑ گئے ہوں تو پھر کوئی عذاب ان کی اصلاح نہیں کرسکتا۔ بلکہ عذاب کے وقت جب وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اے خدا ہمیں لوٹا دے، اب ہم دیکھ چکے ہیں عذاب کو، ہم نیک اعمال کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جھوٹ بولتے ہو سب، تمہارے مونہہ کی باتیں ہیں، تم کبھی بھی وہ کام نہیں کرو گے۔ جو تم آج کرو گے جب تم لوٹو گے وہی کرو گے۔ اس بات کا ثبوت کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ اللہ حق ہے یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ بخشش کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کی خاطر ثبوت بھی مہیا فرماتا ہے۔ فرماتا ہے کہ دیکھو کشتی والوں کا حال۔ جب طوفانی ہواؤں میں تیزی آتی ہے اور وہ طوفان بن جاتی ہیں تو جان کو خطرے لاحق ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے لئے وہ دین کو مخلص کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔ اے خدا تو ہی ہے صرف جو بچانے والا ہے۔ ہم شرک نہیں کریں گے، ہماری توبہ اور جب وہ خشکی پر پہنچتے ہیں تو شرک شروع کر دیتے ہیں...... تو دنیا میں اس بات کا ثبوت قرآن کریم نے خود پیش فرمادیا ہے۔...... فرعون سے کیا ہوا تھا۔ نو (9) نشان دیکھ کر ہر دفعہ توبہ کی، ہر دفعہ واپس ہوا تھا۔ تو قرآن کریم کوئی دعویٰ بغیر دلیل کے نہیں کرتا۔ انسانی فطرت میں اس کے قطعی شواہد موجود ہوتے ہیں۔

سوال: اسلامی کہلانے والے متعدد ممالک میں مذہب و سیاست آپس میں گڈمڈ کر کے بہت بُرے حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ مذہب اور سیاست کا آپس میں کیا تعلق ہے اور ان تعلقات کی حدود کیا ہیں؟

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مذہب اور سیاست کی حدود کا قرآن کریم نے بڑا کھلے لفظوں میں اظہار فرمادیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ﴿اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۔ وَاِنْ تَنَا زَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ﴾۔ (النساء:60) کہ تم نے اللہ کی بات ماننی ہے اور اللہ کے رسول کی بات ماننی ہے۔ مذہب کے نمائندہ اللہ کے رسول ہیں جو اللہ کی ہدایت کے مطابق چلتے ہیں۔ پس اللہ اور رسول کی بات کو ماننا اوّلیت ہے۔ لیکن امور سیاست میں جو بھی تمہارا حاکم ہے اس کی بات بھی مانو۔ ﴿و اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ﴾ اور تم میں سے وہ جس کے پاس تمہارے معاملات ہیں، جس کے پاس اختیار ہے۔ یہ بات قطعی ہے کہ یہاں دینی معاملات مراد ہیں۔ ان کے ساتھ بھی فرمایا ﴿وَاِنْ تَنَا زَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ﴾ پس اگر تمہارا کسی معاملہ میں اختلاف پیدا ہو جائے یعنی سیاست اور تقاضے کرے اور تمہارا دین اس کے برعکس تقاضے کرے۔ ﴿فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ﴾ تو ایسے امور کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو۔ تم پابند نہیں ہو ایسے اُوْلِی الْاَمْر کی بات ماننے پر۔

یہاں بھی یہ مراد نہیں ہے کہ روزمرّہ کے معاملات میں آپ اپنے مذہب کے حوالہ سے اس کا انکار کرتے چلے جائیں۔ یہاں اہم امور پیش نظر ہیں۔ مذہب کے بنیادی امور میں وہ اُوْلُوا الْاَمْر دخل نہیں دے سکتا۔ یعنی اللہ اور بندے کے معاملات میں۔ مثلاً عبادت کا حکم ہے۔ اگر وہ کہے کہ میں عبادت نہیں کرنے دونگا۔ تو پھر اس کی کوئی پرواہ نہ کرو۔ وہ کہے کہ تم نے سچ نہیں بولنا، تم نے لوگوں کے ساتھ احسان کا سلوک نہیں کرنا، حق تلفی کرو، جھوٹ بولو، بد دیانتی کرو۔ اس قسم کے معاملات ایسے ہیں جن میں کسی اولوالامر کو دخل دینے کا حق ہی نہیں ہے۔ یہ واضح امور ہیں۔ ان میں کسی ابہام کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس قرآن کریم ایسے احکام نہیں دیا کرتا جس سے ابہام پیدا ہوں اور ہر شخص مذہب کے نام پر کہہ دے کہ ہمارا تنازع ہوا ہے۔ اس لئے میں مذہبی طور پر بات مانوں گا، تمہاری بات نہیں مانوں گا۔ اس غلط استنباط کے نتیجہ میں مسلمان ممالک میں ایسی تحریکات چل پڑی ہیں جو کہتے ہیں یہ جو ہماری حکومت ہے اس کو اللہ اور اس کے رسول کی نمائندگی کا حق نہیں ہے۔ ہم اہل دین ہیں ہمیں حق ہے اس لئے جب کوئی جھگڑا ہو ہم سے فیصلہ کراؤ۔ اور بہت فساد برپا ہوئے ہیں اس طرح۔ تو یہ حق جو اللہ اور رسول کو ہے، مولوی کو نہیں ہے۔ اور ایرے غیرے کو نہیں ہے۔ اور اس کا فتویٰ دوسرے نہیں مانیں گے اس معاملے میں۔ مراد ہے جب بھی کہیں ایسا تضاد دکھائی دے تو قرآن کریم کا مطالعہ کرو، قطعی حدیث کے شواہد حاصل کرو اور پھر دیکھ کر فیصلہ کرو کہ آیا اس معاملہ میں اطاعت کرنی چاہئے کہ نہیں۔ اطاعت سے انکار کا حکم نہیں دیا گیا۔ ﴿وَاِنْ تَنَا زَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ﴾ اس لئے بڑا واضح کھلا فیصلہ ہے۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا: سیاست کو مذہب میں دخل دینے کی اجازت نہیں ہے۔ یعنی بنیادی عقائد میں سیاست کو کسی کے مذہب کے خلاف اس کو حکم دینے کی اجازت نہیں۔ جہاں تک مذہب کو سیاست میں دخل اندازی کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ ﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا فَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ﴾ (النساء: 59)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم مشوروں کے ذریعہ اور رائے دہندگی کا حق استعمال کرتے ہوئے اسے امانت سمجھا کرو اور امانت اُسی کو دو جس کا حق ہے۔

لیکن جب حکومت بن جائے تو اس کا پھر کیا حق ہے اور رائے دہندہ کا کیا حق ہے۔ اس بحث میں صرف ایک بات بیان فرمائی، جو سیکولرزم، جس کو انگریزی میں کہتے ہیں اور اردو میں لادینی حکومت کہتے ہیں جو غلط ترجمہ ہے۔ غیر متعصب حکومت کہنا چاہئے۔ صحیح سیکولرزم کی اور غیر متعصب حکومت کی یہ تعریف ہے جو قرآن کریم بیان فرمارہا ہے ﴿فَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ﴾۔ پھر عدل کے ساتھ حکومت کرو اور اگر عدل کے ساتھ حکومت کرو گے تو مذہبی حکومت کسی ایک مذہب کی طرف سے قائم ہو ہی نہیں سکتی، ناممکن ہے۔ دینی معاملات میں مذہب کو فوقیت دو۔ سیاسی معاملات میں عدل کو پکڑلو اور اگر عدل کو پکڑو گے تو ایک ہندو، ایک سکھ، ایک مسلمان، ایک غیر مسلم کو خواہ کوئی بھی ہو اس کے بنیادی حقوق میں کوئی فرق نہیں دیکھا کرتی۔ بلکہ عدل کے بنیادی تصور کے لحاظ سے فیصلہ کرتی ہے اور عدل کسی دین کا نام نہیں۔ عدل وہ توازن ہے جو آسمان و زمین کی پیدائش کے وقت ان کی تخلیق میں استعمال فرمایا گیا۔ اور اسی کو میزان فرماتا ہے اللہ تعالیٰ۔ میزان اور عدل ایک ہی چیز کے نام ہیں۔ اس لئے عدل کا جو مضمون ہے وہ صرف اسلام سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ ساری تخلیق کے عالم سے تعلق رکھتا ہے۔ جانوروں سے تعلق رکھتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس کا جو حق ہے اس کو دو۔ اُس کے دین کا اختلاف تم سے کسی قیمت پر بھی اپنے دینی اختلاف کی وجہ سے تمہیں ظلم کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس مضمون کو خدا تعالیٰ نے مزید محفوظ فرمادیا، یہ کہہ کر کہ ﴿وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا﴾ (المائدہ :9) کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ اُن سے عدل سے کام نہ لو۔ اور دشمنی سے مراد مولوی یہ لے سکتا تھا کہ غیر مذہبی دشمنی مراد ہے۔ مذہبی نہیں۔ تو دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی اس بناء پر کہ انہوں نے تمہیں بیت الحرام سے روک دیا تھا، یعنی تمہارے بنیادی حقوق سے تمہیں روک کیا تھا۔ یہ بات تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اُن سے ناانصافی کا سلوک کرو۔ ﴿اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی﴾ (المائدہ :9) عدل سے کام لو کیونکہ عدل ہی تقویٰ کے قریب ہے۔

اسلامی نظام حکومت تو کھل گیا۔ عدل ہی اسلامی نظام حکومت ہے اور اس عدل کو جو توڑے گا وہ نظام اسلام سے باہر نکل جائے گا۔ جو عدل پر حملہ کرے گا وہ نظام اسلام پر حملہ کرے گا۔ اس سے زیادہ سیاسی فیصلوں کے متعلق ہمیں اور کوئی حکم قرآن کریم میں نہیں ملتا......۔

انتخاب کرو، تو امانت دار کو امانت ادا کرو، حکومت کرو تو عدل سے حکومت کرو۔ یہ دو باتیں کافی ہیں۔ اس کے تابع تمام جمہوری مسائل ایسی خوش اسلوبی سے حل ہوتے ہیں کہ کہیں کوئی رخنہ باقی نہیں رہتا اور جمہوریت کی دوسری تعریف اس کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ کیونکہ جب Government of the people ,by the people for the people. کہتے ہیں تو اس میں عدل کا تو کوئی تصور بھی نہیں آیا۔ جن لوگوں نے منتخب کیا ہے اُن کا حکم مانو، اُن کی خاطر حکومت کرو اور اگر غیروں کے ساتھ ان کا مفاد ٹکراتا ہو اور عدل کا تقاضا ہو کہ غیروں کے حق میں فیصلہ کرو تو جمہوریت کی پہلی عبارت ہے کہ ایسا فیصلہ نہیں کرنا......۔

خطبہ عیدالاضحیہ

انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم فرمائے اور اپنی قوت قدسیہ کے زیر اثر صحابہ کو بھی اعلیٰ قربانیاں کرنے والا بنایا۔

آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں بھی ان قربانیوں کے عکس نظر آتے ہیں۔

قوم کے لئے قربانیاں کرنے والوں کی یادیں اگر قائم رہیں تو یہی ہیں جو قوم میں قربانیوں کے جذبے کو زندہ رکھتی ہیں۔

خطبہ عیدالاضحیہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 21 رجنوری 2004ء بمطابق 21 صلح 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ عیدالاضحیہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له و أشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين-

﴿لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ. كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ. وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ﴾۔(سورۃ الحج آیت :38)

آج قربانی کی عید ہے۔ اس عید پر جس کو بھی توفیق ہو وہ جانور کی قربانی کرتا ہے۔ یہاں مغربی ممالک میں اس طرح قربانی کا تصور نہیں ہے۔ جو یہاں کے پرانے رہنے والے ہیں شاید ان کو صحیح طرح نہ پتہ ہو۔ جو اہتمام ایشیا کے ممالک میں یا افریقن ممالک میں (یا شاید تیسری دنیا کے اور بھی ممالک میں ہوتا ہو)۔ جہاں بڑے اہتمام سے بکرے خریدے جاتے ہیں۔ گائے خریدی جاتی ہیں یا بعض لوگ اونٹ کی بھی قربانی کرتے ہیں۔ ان دنوں میں بکروں بھیڑوں کی تلاش اور زیادہ قیمتی بکرے خریدنے کی بھی بعض لوگوں میں دوڑ لگی ہوتی ہے۔ اور پھر بڑے فخر سے بتایا جاتا ہے کہ ہم نے اتنی قیمت کا بکرا خریدا، یا اتنی مہنگی گائے خریدی۔ ہمسایوں میں، رشتہ داروں میں دوسروں نے بڑی کوشش کی کہ ہم سے آگے بڑھ جائیں۔ مگر ہمارا جانور سب سے زیادہ قیمتی اور بڑا تھا۔ تو قربانی کی جو چیزیں لی جاتی ہیں اس طرح کی باتیں کر کے اس میں دکھاوے کا اظہار زیادہ ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہو رہا ہوتا ہے کہ دکھاوے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

پھر ایک طبقہ دوسری انتہا کو پہنچا ہوا ہے جو توفیق ہوتے ہوئے بھی مریل سے جانور خرید لیتے ہیں یا ایسے جانوروں کی قربانی دے دیتے ہیں جو قربانی کے معیار پر پورے اترنے والے نہیں ہوتے۔ صرف خانہ پُری ہو رہی ہوتی ہے۔ اپنے پر تو بے انتہا خرچ کر دیتے ہیں۔ اور لغویات میں بھی فضول خرچیاں کر دیتے ہیں۔ لیکن قربانی کے وقت مہنگائی کا رونا روتے ہیں۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے۔ یحییٰ ابن سعید کہتے ہیں کہ میں نے ابو امامہ بن سہل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم مدینہ میں قربانی کے جانوروں کو خوب کھلا پلا کر موٹا کرتے تھے اور دوسرے مسلمان بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانوروں کی قربانی کے لئے خاص اہتمام فرماتے تھے اور اکثر اوقات خود ہی ذبح بھی فرمایا کرتے تھے اور اچھے جانور تلاش کرتے تھے۔

تو بہر حال ہر طبقہ یا دکھاوے کی طرف یا قربانی کی روح سے بالکل نا آشنا، ہر دو کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ قربانی اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری توفیقوں کو بھی جانتا ہے اور تمہارے بہانوں کی حقیقت کو بھی جانتا ہے۔ اس کو کبھی دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہر طرح کا یہ طبقہ ہے، افراط کرنے والا ہو یا تفریط کرنے والا، ان کو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے جو مَیں نے ابھی آیت تلاوت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہرگز اللہ تک نہ اس کے گوشت پہنچیں گے اور نہ اس کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اسی طرح اُس نے تمہارے لئے انہیں مسخر کر دیا ہے۔ تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو۔ اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

یعنی اگر تم اس لئے بڑھ بڑھ کر قیمتی جانور خرید رہے ہو کہ دنیا کو دکھاؤ کہ تم نے کتنی قیمتی قربانی کی ہے۔ تمہارے امیر ہونے کا لوگوں پر اثر پڑے تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہاری اس قربانی کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کرتا۔ تمہارے اس قیمتی اور پلے ہوئے یا موٹے تازے صحتمند جانور کی جو بظاہر قربانی کے تمام تقاضے بھی بڑے اعلیٰ طریقے پر پورے کرتا ہے۔ اس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی وقعت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ قربانی کی روح کے تقاضے پورے نہیں کرتا کیونکہ اس میں تقویٰ شامل نہیں ہے۔ اس میں دنیاداری کی، نفس کی ملونی شامل ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کھانے پینے سے آزاد ہے اُس کو اِس سے کیا غرض کہ تمہارے جانور کا گوشت کتنا ہے۔ اُس کو اس سے کیا کہ تم نے ایک صحت مند جانور کا خون بہایا ہے۔ اُس کو اِس سے کیا غرض کہ تم نے کتنے ہزار کی رقم خرچ کر کے جانور خریدا ہے۔

پھر جو قربانی کے تقاضے نہ پورے کرنے والے جانور بہانے بنا کر ذبح کرتے ہیں۔ وہ دنیا کو تو دکھا سکتے ہیں کہ ہم نے قربانی کی۔ بعض ایسے بھی ہیں جو چھوٹے جانور ذبح کرتے ہیں جو اس قابل نہیں ہوتے جو چھپ کے ذبح ہو رہے ہوتے ہیں صرف گوشت نظر آتا ہے جانور نہیں دکھاتے۔ وہ دنیا کو تو دکھا سکتے ہیں۔ کہ ہم نے قربانی کی ہے اور ہم نے ہمسایوں میں گوشت بھی تقسیم کیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو انسان کی پاتال تک سے واقف ہے، جو اس کا اندرونہ جانتا ہے، جو دلوں کا حال جانتا ہے وہ کہے گا کہ تم نے قربانی، قربانی کے جذبے سے نہیں کی بلکہ تم نے دنیا سے ڈر کر ایک جانور ذبح کیا ہے۔ بکرا یا بھیڑ ذبح کی ہے کہ دنیا کیا کہے گی کہ ایک چھوٹا سا جانور ذبح نہیں کر سکا۔ تو یہ قربانی شاید تمہیں لوگوں کی باتوں یا ان کے اشاروں سے تو بچا لے لیکن خدا تعالیٰ جو تمہارے اندر تقویٰ قائم کرنے کے لئے تم سے قربانی مانگتا ہے وہ مقصد تم حاصل نہیں کر سکو گے۔ تو یہ گوشت اور

خون جو تم نے جانور کو ذبح کر کے حاصل کیا ہے اور بہایا ہے اگر یہ تقویٰ سے خالی ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے مقصد سے خالی ہے تو اللہ تعالیٰ کو تو ان مادی چیزوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ تو یہ ظاہری قربانی کر کے قربانی کی روح تم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جب تم جانوروں کو ذبح کرو تو تمہیں یہ احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک حکم پورا کروانے کے لئے اس جانور کو میرے قبضہ میں کیا ہے۔ اور مَیں نے اس کی گردن پر چھری پھیری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کی، اس جانور کو ذبح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ مَیں اس کے حکم پر عمل کرنے والا ہوا، اس قابل ہوا کہ اس پر عمل کرسکوں۔ اس نے مجھے توفیق دی کہ مَیں اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والوں میں شامل ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس نیت سے قربانی کر رہے ہو گے، تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے قربانی کرو گے تو یہ قربانی مجھ تک پہنچے گی۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا یہ روح ہے جس کے ساتھ اللہ کے حضور قربانیاں پیش ہونی چاہئیں۔

اس کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں۔ چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں۔ لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے۔ مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔ (چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 99 حاشیہ)

تو یہ تقویٰ کا وہ معیار ہے جس کے ساتھ جانوروں کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا یہ مقام ہے جس کے ساتھ تمہیں اپنی قربانیاں پیش کرنی چاہئیں۔ جس طرح یہ اپنا جانور تمہاری چھری کے نیچے آ کر تمہاری خاطر اپنی قربانی پیش کر رہا ہے۔ اس طرح تمہیں بھی اپنے ذہن میں یہ بات رکھنی چاہئے کہ اگر کبھی زندگی میں مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان ہونے کی ضرورت پڑی تو مَیں اس بات کے لئے تیار ہوں۔ یہ ذہن میں ہونا چاہئے کہ یہ قربانی اس قربانی کی یاد میں ہے جب باپ نے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے اور بیٹے نے اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے پیش کیا تھا۔ جب باپ بیٹا چھری پھیرنے اور گردن پر چھری پھروانے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ جب اس جذبے سے قربانی کر رہے ہو گے تو یہ وہ تقویٰ کا معیار ہے جس کے مطابق کی گئی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ اصل تقویٰ کیا ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا اور یہی چیز اس بات کی بھی یاد دلاتی ہے، اس طرف بھی توجہ پیدا کرتی ہے کہ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی احکام ہیں ان پر عمل کرنے کے لئے بھی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

اس عظیم قربانی کی مثال نے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کو یہ نمونہ بھی دے دیا ہے کہ موت تو ایک دن آنی ہے۔ اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے زندگی کی کوئی قیمت نہیں۔ اُس زندگی کا کوئی فائدہ نہیں جو ایمان کھونے سے حاصل ہو اور یہ اعلیٰ قربانی کا نمونہ دکھانے کے لئے تیار ہونے والے باپ بیٹا کی یہ مثال ہمیں دکھاتی ہے کہ کس طرح پیار کی نظر سے اللہ تعالیٰ نے دیکھا۔ یہ بھی مذہبی تاریخ کی ایک عظیم مثال ہے۔ اس اطاعت اور صبر اور نیکی اور قربانی کے لئے تیار ہونے کی وجہ سے جبکہ گردن پر چھری پھرنے والی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رک جاؤ چھری نہیں پھیرنی۔ مَیں نے تو تمہاری اطاعت اور قربانی کے لئے پیش کرنے اور تقویٰ کے معیار دیکھنے تھے۔ میں تو یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کس حد تک اطاعت ہے۔ تم اس امتحان میں پورے اترے ہو۔ اب اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ تمہارے سے اب میں نے بڑی قربانی لینی ہے۔ جس کا ذکر رہتی دنیا تک رہے گا۔ جیسا کہ ایک اور جگہ فرمایا ﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى۔ قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ۔ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ۔ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ۔ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ۔ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ۔ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ﴾ (الصّٰفّٰت: 103-109)۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا۔ اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں، خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس غور کر تیری کیا رائے ہے۔ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ پس جب وہ دونوں رضا مند ہو گئے اور اس نے اسے پیشانی کے بل لٹا دیا تب ہم نے اسے پکارا اے ابراہیم! یقیناً تو اپنی رویا پوری کر چکا ہے۔ یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک ذبح عظیم کے بدلے اسے بچالیا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکر خیر باقی رکھا۔

وہ بڑے کام، وہ بڑی قربانی کیا تھی، جس کی خاطر یہ بچایا گیا تھا۔ وہ ایک تو بے آب و گیاہ جنگل میں بیابان جنگل میں ماں باپ بیٹا کے مستقل رہنے کی قربانی تھی۔ جب حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیلؑ کو چھوڑ کر گئے یا جا رہے تھے تو حضرت ہاجرہؓ نے پوچھا کہ چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں۔ بیوی کا بھی ایمان کمال کا تھا، کہا کہ اگر خدا کے حکم سے چھوڑ کر جا رہے ہیں تو خدا کی قسم خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ وہ اپنی خاطر کی گئی قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ پھر دیکھیں خدا تعالیٰ نے کتنا پھل لگایا۔ نہ صرف وہی جنگل ایک شہر بن گیا بلکہ ان کی نسل میں سے بھی ایسا نبی مبعوث فرمایا جو خاتم الانبیاء کہلایا۔ جس کو خدا نے خود آخری نبی کہا۔ آپ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے شریعت کو کامل کیا اور اعلان کیا کہ یہی آخری شرعی نبی ہے اور اس کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آئے گا، نہ آسکتا ہے۔ یہ میرا پیارا نبی ہے، اتنا پیارا نبی ہے کہ فرمایا اگر اس کو پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان پیدا نہ کرتا۔

اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی قربانی کے وہ اعلیٰ معیار قائم کئے جن کی مثال نہیں۔ جو مثال ذبح ہونے کے لئے تیار ہونے کی، اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان ہونے کے لئے تیار ہونے کی، حضرت اسماعیل علیہ السلام نے قائم کی تھی ویسی کئی مثالیں ہر روز ہر دن چڑھنے کے ساتھ قائم ہونے لگیں۔ اور پھر صرف خود ہی یہ مثالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم نہیں کیں بلکہ صحابہ کو بھی قوت قدسی کے زیر اثر ایسے اعلیٰ قربانی کے معیار قائم کرنے والا بنایا کہ جنہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کیا چیز تھے وہ لوگ!

حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح ہونے سے اللہ تعالیٰ نے اس لئے بچایا تھا کہ آئندہ ذبح ہونے کی، قربان ہونے کی اور بیشمار مثالیں ان کی نسل میں سے ان کے ماننے والوں میں قائم ہوں۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قائم ہوئیں۔ شیطان اور اس کے چیلوں کو پتہ چلے کہ خدا پر ایمان رکھنے والے اس کی خاطر قربانی کرتے ہوئے کس طرح گردنیں کٹواتے ہیں اور کس طرح اپنا خون بہاتے ہیں۔ اور پھر ان قربانیوں کے کچھ نمونے آخرین کے زمانے میں بھی نظر آتے ہیں جنہوں نے پہلوں سے ملنا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آخری زمانے نے بھی پہلے زمانے کے مشابہ ہونا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حوالے سے اس زمانے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ملنے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"یہ ہمارا زمانہ ہمارے اس مہینے سے مناسبت تام رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی اسلام کے مہینے میں سے آخری ہے" یعنی یہ مہینہ جو ذوالحجہ کا چل رہا ہے "اور دونوں ختم ہونے کے قریب ہیں۔ اس آخری مہینے میں بھی قربانیاں ہیں اور اس آخری زمانے میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور فرق صرف اصل اور عکس کا ہے جو آئینہ میں پڑتا ہے۔ اور اس کا نمونہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

میں گزر چکا ہے۔ اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو!۔ اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں"۔ یعنی بکروں کی جو قربانیاں ہیں یہ اس روح کی قربانی کو دکھانے کے لئے ہیں۔ "پس اس حقیقت کو سمجھ لو اور تم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ اس حقیقت کو سمجھو اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ شامل کئے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانے پر ختم ہو گیا ہے۔ جیسا کہ اسلام کے مہینے قربانی کے مہینے پر ختم ہو گئے ہیں اور اس میں اہل رائے کے لئے **ایک پوشیدہ اشارہ ہے"۔ جو سمجھنے والے ہیں ان کے لئے ایک اشارہ ہے۔** یہ زمانہ اب جو ختم ہو رہا ہے اس کو سمجھیں اور مانیں۔ فرمایا

"اور میں ولایت کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلے کو ختم کرنے والے تھے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور مَیں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا اور مَیں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ **پس خدا سے ڈرو اے جوانمردو! اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو۔ اور نافرمانی پر مت مرو"۔** (ترجمہ خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 68 تا 70)

الحمدللہ کہ ہم نے اس زمانے کو پہچانا اور خاتم الانبیاءؐ کی پیشگوئی اور حکم کے مطابق خاتم الاولیاءؑ پر بھی ایمان لائے۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس پاک جماعت میں شامل ہونے کے بعد ہمیں بھی ان قربانیوں کے عکس نظر آتے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوئیں۔ اس زمانے میں بھی وہ مثالیں ملتی ہیں جب بچوں کے ہاتھوں سے روٹی چھینی گئی۔ جب عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کیا گیا۔ اذیتیں دے کر باپ بیٹے کو ایک دوسرے کے سامنے قتل کیا گیا۔ اپنے مقصد حاصل کرنے کے لئے اغوا کر کے جماعت کے مفاد کے خلاف کام لینے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ان قربانیوں کے پتلوں نے اپنی جانیں دے دیں لیکن اپنی وفا پر، اپنی قربانیوں کے معیار پر آنچ نہ آنے دی۔ اور سب سے بڑی قربانی جو ہوئی، جو اس دور کی مثال ہے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں نظر آتی ہے۔ اس وقت قائم کی گئی جب ایک بزرگ شہزادے کو بڑی بھاری زنجیروں میں جکڑ کر اندھیری کوٹھڑی میں بند کر کے مستقل یہ زور دیا جاتا رہا کہ مسیح موعود کا انکار کر۔ لیکن اس ایمان اور تقویٰ سے بھرے ہوئے دل کا یہی جواب ہوتا تھا کہ زندگی وہی ہے جو خدا کی خاطر گزرے۔ زندگی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرتے ہوئے اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے گزرے۔ آج اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے مَیں نے آخرین کی جماعت کو اختیار کیا ہے۔ مسیح موعود کو مانا ہے جس کے ماننے کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیدی حکم دیا تھا۔ اس مسیح موعود کو مانا ہے جس نے بعد میں آنے والوں کو پہلوں سے ملانا تھا۔ کیا میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھر جاؤں؟ ایک کیا ہزار جانیں بھی جائیں تو پروا نہیں ہے۔ پھر آدھا زمین میں گاڑ کر بھی یہی رٹ لگائی کہ اب بھی انکار کر دو، اب بھی انکار کر دو، مان جاؤ تو جان بچ جائے گی۔ لیکن ہر دفعہ دشمن نے یہی جواب سنا کہ اس قربانی سے ہی تو مَیں نے اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے۔ اور یہی میری زندگی کا مقصد ہے۔ تو یہ ہے قربانی کی عید منانے کا طریق کہ ان قربانیوں کو یاد کیا جائے جنہوں نے آج دنیا کے کونے کونے میں احمدیت کو پھیلا دیا ہے۔ پس شہدائے احمدیت اور ان کے بچوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اسیران راہ مولیٰ کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ دوسرے قربانی کرنے والوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آج ہر احمدی کی دعائیں اور قربانیاں، جماعت کے لئے قربانیاں دینے والوں کے لئے دعاؤں میں بدل جائیں۔ ان قربانیوں کی یاد دلانے والی بن جائیں جو ان لوگوں نے جماعت کی خاطر دیں۔ قوم کے لئے قربانیاں کرنے والوں کی یادیں اگر قائم رہیں تو یہی ہیں جو قوم میں قربانیوں کے جذبے کو زندہ رکھتی ہیں اور اس کو ترقی کی منازل کی طرف لے جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو بے شمار ترقیات سے جلد سے جلد نوازے۔

آج جمعہ بھی ہے۔ جمعے کے لئے اعلان ہے آج جمعہ نہیں ہوگا۔ صرف نماز ظہر ادا کی جائے گی انشاء اللہ۔ جو لوگ اپنی اپنی جگہوں پر پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد اب مَیں سب کو عید مبارک کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہمیشہ زندگیوں کی تمام خوشیوں سے نوازے اور اپنی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران بیت الفتوح میں موجود حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ میں نے آپ کو جو عید مبارک دی ہے اس سے دوسرے ممالک یہ نہ سمجھیں کہ صرف آپ کو ہی دی ہے۔ تمام دنیا کے احمدیوں کو عید مبارک۔

❀❀❀❀ ❀❀❀ ❀❀❀❀

بقیہ: دورہ سپین از صفحہ نمبر 16

۔ تمام عہدیداروں کو بڑی تفصیل کے ساتھ ہدایات دیں۔ فرمایا جو سوئے ہوئے ہیں ان کو جگانا پڑے گا۔ مستقل مزاجی سے کوشش کرنی پڑے گی۔ فرمایا یہ کام صبر والا اور مستقل مزاجی والا ہے۔ نصیحت کرنے کا حکم ہے۔ نصیحت کرتے چلے جاؤ اور ہمت نہیں ہارنی۔

سیکرٹری شعبہ وقف نو کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو بچے پندرہ سال کے ہو چکے ہیں ان سے تجدید کروائیں کہ ہمارے والدین نے وقف کیا تھا۔ ہم اپنا وقف قائم رکھنا چاہتے ہیں اور ہماری یہ ذاتی تجویز ہے کہ ہم یہ بننا چاہتے ہیں اگر مرکز کو منظور ہو تو یہ بن جائیں اور یہ لائن اختیار کر لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ وقف نو کے نصاب کے جو مختلف حصے ہیں وہ بچوں کو سپینش میں ترجمہ کر کے دیں تا کہ ان کو پتہ لگ سکے کہ یہ ہمارا نصاب ہے اور اپنی رپورٹ میں اس بات کا ذکر کریں کہ یہ نصاب ان بچوں کو دیا گیا ہے اور وہ پڑھ رہے ہیں۔

حضور انور نے ان احمدی احباب کے بارہ میں فرمایا کہ جو اس ملک میں سالہا سال سے آباد ہیں ان کو مقامی زبان سیکھنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بوڑھے لوگ ہیں ان کے پاس چلے جائیں ان کا حال احوال دریافت کریں۔ ان سے باتیں کریں اور زبان سیکھیں۔ جاتے ہوئے پھل، پھول وغیرہ لے جائیں۔ جب ان سے باتیں کریں گے تو زبان بہتر ہوگی اور پھر رابطے پیدا ہوں گے اور تعلقات بڑھیں گے۔

حضور انور نے نئی مسجد کی تعمیر کے تعلق میں بھی ہدایات دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اب مجلس عاملہ کو ایک ہو کر کام کرنا پڑے گا۔ عہدوں کو فضل الٰہی سمجھتے ہوئے کام کرنا پڑے گا۔ فرمایا اب نئے سرے سے نئے عزم کے ساتھ کام کریں۔ حضور انور نے فرمایا اب یہاں پانچ مبلغ ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

اس میٹنگ کے بعد مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

10 رجنوری 2005ء بروز سوموار:

نماز فجر حضور انور نے مسجد بشارت پیدرو آباد میں پڑھائی صبح حضور انور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دئے۔ ایک بجے حضور انور نے مسجد بشارت میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور پیدرو آباد کے نواحی علاقہ میں پیدل سیر کے لئے مع خدام کے تشریف لے گئے اور ایک گھنٹہ کی سیر کے بعد 6:30 بجے حضور انور نے مسجد بشارت میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

باقی

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

بزرگوں کی تعظیم کرو

طالب دعا یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

آرام دہ اور عمدہ سفر کیلئے
MASIHA CARS
>>>> Experience a new world of comfort while traveling
MASIHA CARS presents latest model cars
SCORPIO , INDIGO MARINA & OMNI VAN
For booking please contact: Arshad Ali Siddiqui
Moh. Ahmadiyya Qadian (M) : 09815573547 (R) 01872-223069

آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ کے لئے غالب آنا ہے اور یہ غلبہ ہم نے دلوں کو جیت کر حاصل کرنا ہے

جلسہ سالانہ سپین کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب۔

جلسہ کے موقع پر صدر مملکت سپین و دیگر عمائدین کے خصوصی پیغامات۔

جماعت احمدیہ کی امن پسندی، انصاف اور انسانی خدمات کو خراج تحسین۔

جماعت کی ذیلی تنظیموں ،نیشنل مجلس عاملہ اور مبلغین سپین کے ساتھ میٹنگز، چلڈرن کلاس۔ جبرالٹر کے گورنر سے ملاقات

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی سپین میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

7رجنوری 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد بشارت میں پڑھائی۔آج جمعۃ المبارک کے دن جماعت احمدیہ سپین کے بیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز تھا۔ ایک بج کر پچپن منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب سپین نے سپین کا قومی پرچم لہرایا۔اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔پرچم کشائی کی یہ تقریب MTA پر LIVE نشر ہوئی۔

اس کے بعد حضور انور مسجد بشارت سے ملحقہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔یہ خطبہ جمعہ MTA پر LIVE نشر ہوا اور اسی طرح خطبہ جمعہ کے ساتھ جماعت احمدیہ سپین کے بیسویں جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا۔

خطبہ جمعہ کے بعد تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

چھ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور جلسہ کے لئے اور حضور انور کی ملاقات کے لئے آنے والے مہمان، مذہبی امور کے ڈائریکٹر MR.JOAQUIN MANTELON نے حضور انور سے ملاقات کی۔موصوف منسٹری آف جسٹس کے نمائندہ کے طور پر بھی تشریف لائے تھے۔پھر شام تک مشن ہاؤس میں ہی رہے۔

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔سپین کی چار جماعتوں، ویلنسیا، بارسلونا، پیدروآباد اور میڈرڈ کی 22 فیملیز کے 92/افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ان ملاقات کرنے والوں میں پرتگال اور جرمنی سے آنے والے احباب وفیملیز بھی شامل تھیں۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔اس کے بعد حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز مغرب وعشا جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور لنگر خانہ میں کھانے کا جائزہ لینے کے لئے تشریف لے گئے اور ہدایات دیں۔

8رجنوری 2005ء بروز ہفتہ:

صبح نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد بشارت میں تشریف لاکر پڑھائی۔آج جلسہ سالانہ سپین کا آخری دن تھا۔صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔

بیعت

چار بجے حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی تین پاکستانی اور ایک مراکش سے تعلق رکھنے والے دوست نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔بیعت کی تقریب کے بعد چار بج کر پچپن منٹ پر جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

سب سے پہلے ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب ابن مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم نے جلسہ سالانہ سپین کے موقع پر صدر مملکت کی طرف سے موصول ہونے والا پیغام پڑھ کر سنایا۔یہ پیغام سپینش میں تھا۔ڈاکٹر منصور صاحب نے اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پڑھ کے سنایا۔

سپین کے صدر مملکت کا خصوصی پیغام

سپین میں یہ پہلا موقع ہے کہ صدر مملکت نے اپنا پیغام جلسہ کے لئے بھیجا ہے۔غیر معمولی تائید ونصرت کے نظارے نظر آرہے ہیں۔الحمد للہ۔صدر مملکت HON.JOSE LUIS RODOIGUEZ ZAPATERO نے اپنے پیغام میں کہا:

”جماعت احمدیہ کے روحانی رہنما کی سپین آمد کے موقع سے استفادہ کرتے ہوئے میں آپ کو دلی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔اور بڑے زور سے اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ انسانیت کے مستقبل کے لئے ضروری ہے کہ مختلف مذاہب کے مابین گفتگو ہوتی رہے اور وہ عقائد بھی بار بار منظر عام پر لائے جائیں جن سے قوموں کے مابین امن قائم ہوسکے۔اور انسانی حقوق کو فروغ دیا جائے اور نفرتوں اور جھگڑوں کو ختم کیا جائے جو ہمیں ایک دوسرے سے جدا کرتے ہیں اور مسلسل تباہ کررہے ہیں۔مزید خصوصی طور پر یہ کام جو پیدروآباد میں کیا جارہا ہے یہ مختلف مذاہب کے لوگوں کو پرامن طریق پر اکٹھا کرنے کی بہترین مثال ہے۔

ہمیں معلوم ہے کہ کونسی جگہیں ہیں جہاں اخلاقی اور مذہبی اقدار پائی جاتی ہیں اور کون وہ لوگ ہیں جو مذہبی معاملات کو خلط ملط کرکے ان کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔آج کی پُر مسائل دنیا اور مختلف قسم کے عقائد بڑے زور کے ساتھ ہماری توجہ اس طرف مبذول کروا رہے ہیں کہ مختلف قوموں، ملکوں، تہذیبوں کو اب اکٹھے مل کر پہلے سے بڑھ کر پیار ومحبت کی فضا قائم کرنی چاہئے۔“

مذہبی امور کے ڈائریکٹر کا خطاب

سپین کے مذہبی امور کے ڈائریکٹر JOAQUIN MANTECON جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں بھی شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔صدر مملکت کے پیغام کے بعد انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ان کا خطاب بھی سپینش زبان میں تھا جس کا ترجمہ مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے پیش کیا۔یہ بھی پہلا موقع ہے کہ حکومت کا کوئی نمائندہ جلسہ سالانہ سپین میں شامل ہوا ہے۔

ڈائریکٹر صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ:

”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب خلیفۃ المسیح محترم امیر صاحب ومحترم نمائندہ مقامی حکومت اندلس۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ پرتگال اور مراکش (MOROCO) سے بھی کچھ دوست آئے ہوئے ہیں۔اُن کو خوش آمدید کہتا ہوں۔سب سے پہلے میں وزیر انصاف DR.JUAN FERNAO LOPEZ AGUILAX اور جنرل ڈائریکٹر آف Relegions جناب DR.Mercedes Rico کی طرف سے آپ کو سلام کہنا چاہتا ہوں۔جن کی مَیں نمائندگی کررہا ہوں اس کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج میرا آپ کے ساتھ ہونا میرے لئے خوشی اور سعادت مندی کی بات ہے۔یقیناً یہی بات ہے۔سپین اب ایسا ملک نہیں ہے جسے مذہب سے کچھ بھی لگاؤ نہ ہو۔ہمارا قانون تمام جماعتوں کے سب افراد کی مکمل آزادی پر زور دیتا ہے۔لیکن جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ ہمارا قانون تمام عوامی طاقتوں اور گروپوں کو تاکید کرتا ہے کہ مختلف جماعتوں کے عقائد کو سمجھتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھائیں۔

ہمارا قانون عوام کو سختی سے یہ نصیحت کرتا ہے کہ مختلف مذہبی جماعتوں کے عقائد کا خیال رکھتے ہوئے ان سے تعاون کریں۔اور حکومت اور مذہبی جماعتوں کے مابین دلچسپی کے امور پر توجہ دیں۔لیکن حکومت کسی مذہبی جماعت کے عقائد میں دخل نہیں دیتی۔

انہی وجوہات کی بنا پر میں آپ کے سامنے وزارت کے نمائندے کے طور پر حاضر ہوں جو کہ چاہتی ہے کہ ہر ایک مذہب کو ان کے حقوق اور آزادی ضمیر کا حق دیا جائے۔ظاہر ہے کہ ہر مذہبی جماعت یہ چاہتی ہے کہ حکومت اس کی مذہبی آزادی کو تسلیم کرے اور وہ اپنی جماعت کے افراد کے حقوق پورے کرسکے۔اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ان حقوق کی ادائیگی حکومت پر لازم ہے کیونکہ جمہوری حکومتیں ان حقوق کی ضامن ہوتی ہیں۔

مذہبی آزادی کی تنفیذ کے لئے ضروری نہیں کہ قوانین وضع کئے جائیں لیکن جب مذہبی آزادی میں رکاوٹیں ہوں تو ان کو دور کرنے کے لئے حکومت کو دخل دینا پڑتا ہے تاکہ ایسی صورت حال پیدا کی جائے کہ ہر فرد جو بھی اپنی ضروریات اپنی جماعت سے طلب کرتا ہے اسے حاصل ہوسکیں۔اسی بنا پر 1980ء میں سب سے پہلے پارلیمنٹ میں مذہبی آزادی کا قانون پاس کیا گیا اور اس کے ساتھ ہی کئی قسم کے چھوٹے چھوٹے قوانین اس کی فروعات کے طور پر پاس کئے گئے۔اسی طرح 1992ء میں تعاون کے معاہدے اچھے مذاہب کے ساتھ کئے گئے۔یعنی پروٹسٹنٹ، یہودی اور مسلمانوں کے ساتھ۔اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان قوانین میں کچھ کمیاں نظر آئیں اور نظر ثانی کی ضرورت پڑی۔ہمارے شعبہ کے اہم کاموں میں سے ایک کام نظر ثانی کا بھی ہے۔اور اس کے لئے ہمیں مذہبی جماعتوں سے قریبی تعلقات استوار کرنے ہوتے ہیں۔ہمارا یہ فیصلہ اور خواہش ہے کہ ہم انصاف سے کام کریں اور ہمارے یہ فیصلے ہر ایک کی بنیادی مذہبی ضرورت کو پورا کرسکیں تاکہ ہر مذہب کے ساتھ ہمارا تعلق اور تعاون موثر اور نتیجہ خیز اور آسان ہو۔

لیکن یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے جس میں ہم سوچ سمجھ کر فیصلے کرتے ہیں اور کرنے ہوں گے۔بعض کاموں میں لوگوں کو انتظار کرنا بہت زیادہ لگتا ہے لیکن جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے کسی کام کو کرنا اتنا اہم نہیں ہوتا بلکہ اچھی طرح صحیح طریق پر کرنا اہم ہوتا ہے۔

ہم جماعت احمدیہ کی ایک تقریب میں موجود ہیں اور بہتر یہی ہے کہ ان باتوں کی بجائے آپ کی جماعت کے بارے میں گفتگو کروں۔مجھے علم ہے کہ جو پہلے احمدی مبلغ مولانا کرم الٰہی ظفر 1946ء میں تشریف لائے تھے۔یعنی 58 سال قبل۔58 سال کسی انسان کی زندگی میں ایک معنے رکھتے ہیں۔یعنی میری ساری عمر اس کے برابر ہے۔لیکن 58 سال کسی جماعت کی زندگی میں کوئی

مدّت نہیں کیونکہ جیسا کہ بائبل کہتی ہے کہ خدا کے نزدیک ہزار سال ایک دن کے برابر اور ایک دن ہزار سال کے برابر ہے۔ایک مذہبی جماعت جو دائمی رہنے کی مدعی ہو۔اس کے لئے یہ چند سال کچھ نہیں ہیں۔جب 1946ء پر نظر ڈالتے ہیں تو بآسانی معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ سال اس احمدی مبلّغ کے لئے جو سپین میں نئے آئے تھے بہت ہی مشکل سال ہونگے۔جب مذہبی اور تہذیبی ماحول بالکل مختلف تھا۔یعنی جو بھی باہر سے آتا تھا اسے شک کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اس وقت نہ مذہبی آزادی تھی نہ سول آزادی تھی اور ان کے چھ بچے تھے جن کو ایسے ماحول میں پلنا تھا لیکن ان کی متواتر محنت اور سب سے زیادہ یہ کہ ان کا ایمان ضائع نہیں گیا۔آج آپ سب لوگ ان کے پھل دیکھ سکتے ہیں۔آپ لوگ اور یہ جگہ میری باتوں کا تصویری ثبوت ہیں۔

میرا یقین ہے کہ ایسے لوگ آپ کے لئے نمونہ اور شکریے کے لائق ہیں۔مجھے علم ہے کہ ان کی بیوہ اور تین بچے ہمارے ساتھ ہیں۔میں ان تک اپنے جذبات پہنچانا چاہتا ہوں۔قمر اور منصور کے ذریعہ مجھے یہ علم ہوا کہ ان کے باپ نے کیا کام کیا اور کس جذبے کے ساتھ کیا۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے شعبہ کو پورا علم ہے کہ جماعت احمدیہ کو ہمارے ملک میں کن مسائل کا سامنا ہے۔امیر جماعت اور قمر باقاعدگی سے اپنی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے رہتے ہیں اور حتی الوسع ہم ان کا جواب بھی دیتے ہیں۔

مَیں یہ بھی آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کی جماعت کے افراد کے ساتھ کام کرنے کا جو مجھے تجربہ ہے وہ بہترین ہے اور سنجیدگی سے اور صبر سے یہ کام کیا اور انہوں نے صبر، سنجیدگی، دوستی اور اعتماد دکھایا۔ان کے ذریعہ میں آپ کی جماعت کو اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ یہ امن انصاف اور انسانی خدمتوں کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور ہے۔میں آپ کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں کہ آپ اسی طرح اپنی اچھی روایات کو جاری رکھیں اور آپ کی وسیع ذہنی اور بردباری بھی جاری رہے اور اگر ہم اچھی سوچ اور کردار کے مالک ہوں گے تو ہمارا معاشرہ بھی بہتر ہوگا۔

آخر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے دعا کریں کہ خدا کی رضا کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق پاؤں جیسے کہ آپ حق دار ہیں۔آپ کی توجہ اور صبر و تحمل سے بات سننے کا بہت بہت شکریہ''۔

پیدرو آباد کی میئر کا خطاب

اس پیغام کے بعد پیدرو آباد کی میئر MARIA LUISA WICSERRARO نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس محترم خواقین منطیقون جو کہ مذہبی امور کے سب ڈائریکٹر ہیں۔اور محترم مبارک احمد صاحب صدر احمدیہ مسلم جماعت سپین و محترم عبد اللہ صاحب امام مسجد بشارت پیدرو آباد اور احمدیہ جماعت کے تمام ممبران اور حاضرین بیسواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ سپین۔خوش آمدید۔میرے لئے میئر کی حیثیت سے اور پیدرو آباد کے عوام کے لئے یہ خوشی کی بات ہے کہ آپ ہمارے ملک اور گاؤں میں آئے۔سب سے پہلے تو میں پسند کروں گی کہ وہ ہزاروں لوگ جو خلیج بنگال اور جنوب مشرقی ایشیا میں ہلاک ہوئے ہیں ہم سب مل کر ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کریں۔میں خاص طور پر انڈونیشیا کے لوگوں کا ذکر کرتی ہوں۔جس ملک میں بہت سے جماعت احمدیہ کے ممبر رہتے ہیں۔سپین کے پہلے مشنری مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب اور ان کے اہل و عیال کو خاص اور عدردانہ سلام کہنا چاہوں گی کہ انہوں نے ہمیشہ پیدرو آباد کے ساتھ اپنا خاص تعلق سمجھا اور انکا جسد خاکی ہمارے گاؤں میں ہے۔اور ہمیشہ یہیں رہے۔اور اسی طرح ان تمام احباب کو جو کہ دور دور کے ملکوں سے جیسے جرمنی ہالینڈ، انگلینڈ اور انڈیا وغیرہ سے تشریف لائے ہیں کو خوش آمدید کہتی ہوں اور میں اُمید کرتی ہوں کہ آپ لوگ جلسہ ختم ہونے پر اپنے دل اور ہاتھ میں اعلیٰ اخلاقی اقدار لے کر بخیریت اپنے اپنے گھروں میں پہنچیں۔دوستی، عزت اور اچھی خواہشات ہمارے دل و دماغ میں ایک خاص جگہ بنالیں اور یہ چیزیں انسانیت کا دل جیتنے میں مدد کریں گی۔میں سمجھتی ہوں کہ یہ بڑا اہم موقع ہے کہ جس میں مذہبی آزادی، عزت نفس اور عزت انسانی کے لئے ہم سب مل کر ایک ہموار راستے کی تلاش میں چلیں، جو اس موجودہ دور کی ایک اہم ضرورت ہے۔

حال ہی میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات جو قومی اور بین الاقوامی طور پر ہم سب کو متاثر کرتے ہیں ہم سب کو مل کر ان کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے۔حکومتی سطح پر ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ معاشرے سے اسلام کے خلاف نفرت اور اس کا خوف ختم ہو۔بعض لوگوں کی دلچسپی اس امر میں ہے کہ اسلام کے مفادات کو ختم کیا جائے لیکن ہمیں ان خیالات سے متاثر نہیں ہونا چاہئے۔پیدرو آباد کی میونسپل کمیٹی کے ممبران، ہم سپینش حکومت کے اس بیان کی حمایت کرتے ہیں جس میں انہوں نے سپین میں مقیم مسلمانوں کے ساتھ تعلقات بنانے کی تاکید کی تھی۔ہمیں سوسائٹی میں ہر طرح پر بردباری اور مذاکرات کو عام کرنا چاہئے۔

25 سال سے جب سے پیدرو آباد میں جماعت احمدیہ کا مشن قائم ہے اور 1889ء سے جب بانی جماعت احمدیہ نے دعویٰ کیا تھا میں سمجھتی ہوں کہ ایک مسلمان، امن اور خوش آئندہ مستقبل ہی کی علامت ہے۔آخر میں، میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے میری گزارشات کو توجہ سے سنا اور خواہش کرتی ہوں کہ آپ کا بیسواں جلسہ سالانہ آپ کے لئے بہت مفید ہو اور آپ کی خواہشات کے مطابق پورا ہو۔

میئر کے اس مختصر خطاب کے بعد جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مراکش کے ایک احمدی دوست عبد اللہ صاحب نے کی جس کا اردو اور سپینش ترجمہ مکرم عبد اللہ ندیم صاحب مبلغ انچارج سپین نے پیش کیا۔اس کے بعد ملک طارق احمد صاحب مبلّغ سپین نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام: ''ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے'' پڑھا۔

اختتامی خطاب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سپین کے اس تاریخی جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں سپین میں مسلمان حکومتوں کی عظمت و شوکت، ان کے عروج اور پھر ان کے زوال کی وجوہات اور ان کے حالات بیان کرتے ہوئے احباب جماعت سپین کو تبلیغ اور دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔حضور انور نے فرمایا کہ جن لوگوں نے سپین پر سات سو سال عظیم الشان حکومت کی ان کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں تھا۔انہوں نے جب احکامات الٰہیہ سے روگردانی کی تو ان کی وہ عظیم الشان حکومتیں بھی ختم ہوگئیں جن کی عظمت اور شان و شوکت کی گواہی آج ان کے دور کی مساجد اور محلات دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ کے لئے غالب آنا ہے اور یہ غلبہ ہم نے دلوں کو جیت کر حاصل کرنا ہے۔پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور پیغام حق پہنچانے کے لئے مستعد ہو جائیں۔

حضور انور نے خصوصاً قرطبہ شہر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شہر اور اس کے ارد گرد آباد لوگوں کو تبلیغ کریں۔یہ عربوں کی ہی نسلیں ہیں ان کو پیغام حق پہنچائیں اور ان کے آباؤ اجداد کے بارہ میں بتائیں کہ وہ مسلمان تھے اور زبردستی عیسائی بنائے گئے۔

حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے مسجد بشارت سپین کے سنگ بنیاد کے موقع پر ایک ارشاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ اس جگہ کا انتخاب نہ میں نے کیا ہے نہ کرم الٰہی ظفر صاحب نے بلکہ اس جگہ کا انتخاب خدا تعالیٰ نے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کے لئے اس جگہ کو چنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا پس اب یہ جگہ اور یہ مسجد بہت اہم ہے۔اور اب انشاء اللہ اسی جگہ سے سپین میں اسلام کا نور پھیلے گا۔اسی جگہ کو اب ہمیشہ کے لئے ایک مرکزی حیثیت حاصل رہے گی۔

حضور انور نے مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم کا ذکر خیر بھی فرمایا کہ کس طرح انہوں نے اپنی ساری زندگی سپین میں خدمت اسلام میں گزار دی۔حضور انور نے فرمایا وہ تو شہید ہیں۔ان کا نمونہ آپ کے سامنے موجود ہے اس لئے آپ سب اب تبلیغ کی طرف توجہ دیں اور اس فرض کی کماحقہٗ ادائیگی کی توفیق پائیں۔

حضور انور کا یہ خطاب جو MTA پر نشر ہو چکا ہے پون گھنٹہ تک جاری رہا۔آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔دعا کے بعد احباب نے نعرے بلند کئے اور افریقن احمدی بھائیوں نے اپنے مخصوص انداز میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا۔

آخر پر حضور انور نے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور ڈائریکٹر مذہبی امور اور پیدرو آباد کی میئر کو تحائف بھی پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔جہاں بچیوں نے کورس کی شکل میں مختلف نظمیں پڑھیں۔حضور انور نے خواتین کو نصائح فرمائیں اور ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کہا اور باہر تشریف لے آئے۔

جماعت احمدیہ سپین کے اس بیسویں جلسہ سالانہ میں 461 احباب شامل ہوئے۔گزشتہ سال کے جلسہ سالانہ سے یہ تعداد تین گنا زیادہ ہے۔سپین کے علاوہ انگلستان، جرمنی، پرتگال، ہالینڈ، اٹلی اور کینیڈا سے بھی احباب اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔اس کے علاوہ چالیس سپینش مہمان بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

میڈیا کوریج

جلسہ سالانہ کی تصاویر کے ساتھ COVERAGE یہاں کے دو اخباروں ''CORDOBA'' نے اپنی 8 جنوری کی اشاعت میں ملک کے ایک نیشنل اخبار ''ABC'' نے بھی اپنی 8 جنوری 2005ء کی اشاعت میں کی۔ان اخبارات نے حضور انور کی سپین آمد کا ذکر کیا اور جلسہ کی خبریں دیں اور لکھا کہ یہ پروگرام MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر ہو رہا ہے۔ان اخبارات نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی اور لکھا کہ یہ جماعت امن پسند ہے اور ہر قسم کے فتنہ و فساد کے خلاف ہے۔

مجلس عاملہ پرتگال کے ساتھ میٹنگ

حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔پھر پونے سات بجے نیشنل مجلس عاملہ پُرتگال کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی میٹنگ دعا سے شروع ہوئی جو سوا سات بجے تک جاری رہی۔تمام سیکرٹریان نے اپنے اپنے عہدوں کا تعارف کروایا۔حضور انور نے باری باری سب کے کام کا جائزہ لیا اور ہر سیکرٹری کو ہدایات دیں۔چندہ کے معیار کو بڑھانے کی طرف حضور انور نے توجہ دلائی اور ہدایت دی کہ نو مبائعین کو اپنے چندہ کے نظام میں شامل کریں اور ان سے مستقبل رابطہ رکھیں اور انہیں اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

حضور انور نے جماعت پرتگال کو LISBON شہر کے قریب پلاٹ خریدنے اور مسجد تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا دعائیں بھی کریں اور کوشش بھی کریں اور شہر سے باہر اچھی سی جگہ دیکھیں۔اس میٹنگ کے آخر پر نیشنل مجلس عاملہ پرتگال نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سپین کے ساتھ میٹنگ

اس میٹنگ کے بعد مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سپین کی میٹنگ شروع ہوئی حضور انور نے دعا کروائی اور باری باری تمام مہتممین سے ان کے کام اور آئندہ کے لائحہ عمل کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تمام خدام کا ریکارڈ مکمل رکھیں کہ کل کتنے خدام ہیں، ان میں کتنے کمانے والے ہیں، کتنے طلباء ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو بیروزگار ہیں اور پھر کتنے ہیں جو بجٹ میں شامل ہیں۔چندہ کے معیار کو بہتر بنانے کی طرف حضور نے توجہ دلائی۔فرمایا۔جماعتوں میں خدام کی مجالس بھی قائم کریں، جہاں تین خدام موجود ہوں وہ مجلس قائم ہونی چاہئے۔

قرطبہ کی مجلس میں پیدرو آباد کو شامل کیا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے۔اصل مجلس

پیدروآباد ہے۔قرطبہ کو پیدروآباد میں شامل کریں یا پھر دونوں علیحدہ علیحدہ مجالس ہوں۔فرمایا پیدروآباد کے ارد گرد کا جو علاقہ ہے دیہات ہیں ان کی ایک مجلس پیدرو آباد بنادیں۔........

حضور انور نے فرمایا "ترکا فرض ہے کہ تمام مجالس سے رپورٹیں حاصل کرے اور مجالس کو بار بار یاددہانی کروائے۔حضور انور نے فرمایا اب آپ نے تبلیغ میں بھی آگے آنا ہے۔اس لئے تبلیغ کے لئے باقاعدہ پلاننگ کریں اور ہر مجلس میں اپنی ٹیمیں بنائیں جو تبلیغی رابطے وسیع کریں اور تعلقات بنائیں اور کام کو آگے بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سپین کے ہر خادم کی مکمل تجنید تیار ہونی چاہئے مہتمم صنعت وتجارت کو حضور انور نے ہدایات فرمائیں کہ تجربہ کار لوگ یہاں پر مارکیٹوں میں اپنے سٹال لگاتے ہیں ان سے طریقے پوچھ لیا کریں اور پھر دوسروں کی اس بارہ میں راہنمائی کریں۔

خدمت خلق کے شعبہ کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہسپتالوں میں جائیں، مریضوں کی عیادت کریں۔ان کا حال پوچھیں۔ان کے لئے پھل، پھول ساتھ لے جائیں۔فرمایا۔ہر جماعت میں، ہر مجلس میں گروپ بنائیں اور منظم طور پر خدمت خلق کا کام کریں۔اس طرح آپ کے رابطے بڑھیں گے اور تعلقات وسیع ہوں گے۔اور آپ رابطے قائم ہونے پر احمدیت کا پیغام بھی پہنچا سکیں گے۔خدمت خلق کے ساتھ تعارف بھی ہو جاتا ہے۔فرمایا: باقاعدہ پلان بنائیں کہ خدمت خلق کر کے کس طرح غریب گاؤں میں ہم احمدیت کا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔فرمایا۔خدمت خلق کریں گے تو آپ کا تعارف خود بخود ہو جائے گا۔

حضور انور نے تمام مہتممین کو ہدایت فرمائی کہ دستور اساسی سے اپنے اپنے شعبہ کے بارہ میں پڑھیں اور پھر اس کے مطابق اپنے کام کو منظم بنیادوں پر آگے بڑھائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ پونے آٹھ بجے تک جاری رہی۔میٹنگ کے آخر پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔سپین کی تین فیملیز کے 13/افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اس کے علاوہ ایکواڈور (ECUADOR) کی ایک زیر تبلیغ فیملی نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

سوا آٹھ بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

CCCCCC

9/جنوری 2005ء بروز اتوار:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت سپین پیدروآباد میں پڑھائی۔صبح دس بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد سوا دس بجے نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سپین کی میٹنگ شروع ہوئی جو گیارہ بجے تک جاری رہی۔حضور انور نے لجنہ کی عہدیداران سے ان کے کام اور آئندہ کے پروگراموں اور منصوبہ بندی کے بارہ میں دریافت فرمایا اور مختلف امور کے بارہ میں ان کو تفصیلی ہدایات سے نوازا اور ان کی رہنمائی فرمائی۔

ایک فارم کا وزٹ

اس میٹنگ کے بعد گیارہ بجے حضور انور پیدروآباد سے آٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک فارم دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔فارم کے مالک نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور فارم کے وزٹ کے لئے اپنی جیپیں پیش کیں۔کیونکہ فارم کے اندر سفر ناہموار پہاڑی راستہ پر ہے جس پر جیپ وغیرہ سہولت کے ساتھ جا سکتی ہے۔

دو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور نے مسجد بشارت میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

چلڈرن کلاس

چار بج کر پچاس منٹ پر مسجد بشارت میں حضور انور کے ساتھ 'چلڈرن کلاس' کا انعقاد ہوا۔پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم طاہر احمد صاحب نے کی۔اس کا اردو ترجمہ عزیزم عبدالفاتح نے پڑھا۔اس کے بعد عزیزم عمر اعجاز اللہ خان نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث پیش کی۔اور عزیزہ عمیرہ مجید نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔جس کے بعد "نرم اور پاک زبان کا استعمال" کے عنوان پر عزیزم نعمان احمد نے تقریر کی۔اور دوسری تقریر 'سپین کے مختلف مقامات کا تعارف" کے عنوان پر عزیزم جری اللہ مبشر نے کی۔

حضور انور نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ بچوں کا اردو تلفظ چیک کر کے ان کی تیاری کروایا کریں۔اس طرح جو دعائیں یا احادیث بچے یاد کریں ان کا مفہوم بھی انہیں سمجھایا کریں۔

تقریر کے بعد عزیزہ عمیرہ مجید اور عزیزہ انیلہ خالد نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم نبیل احمد نے حکایات بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش کیں۔جس کے بعد "آنحضرت ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک" کے موضوع پر عزیزہ قرۃ العین صاحبہ نے تقریر کی اور عزیزہ زعمہ طاہرہ نے "سیرت حضرت مسیح موعودؑ" کے موضوع پر تقریر کی۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بچے اونچی آواز میں بولا کریں۔ان کے اندر خود اعتمادی ہونی چاہئے۔

اس چلڈرن کلاس کے اختتام پر تقریب آمین ہوئی۔حضور انور نے چار بچوں عزیزم نبیل احمد خالد، عزیزہ عائشہ خالد، عزیزہ حمزہ اور عزیزہ عمیرہ سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

نیشنل مجلس عاملہ سپین کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد ساڑھے پانچ بجے نیشنل مجلس عاملہ سپین کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو پونے سات بجے تک جاری رہی۔حضور انور نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرمایا۔اور باری باری تمام شعبوں کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ سیکرٹریان کی رہنمائی فرمائی اور تفصیلی ہدایات سے نوازا۔حضور انور نے جماعت کی تجنید، اس کے ریکارڈ اور چندہ کے نظام میں شامل تعداد کا تفصیل سے جائزہ لیا اور اس بارہ میں ہدایات دیں کہ مالی قربانی کا معیار مزید بہتر بنائیں اور جو لوگ اس وقت بجٹ میں شامل نہیں ہیں اور چندہ نہیں دے رہے ان کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔فرمایا جو نہیں دے سکتے وہ باقاعدہ لکھ کر دیں کہ نہیں دے سکتے یا کم دے سکتے ہیں اور باقاعدہ اس کی اجازت لیں۔حضور انور نے وصیت کے نظام کو بھی بہتر بنانے اور UPDATE کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

سیکرٹری وقف جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اس چندہ میں بچوں کو بھی شامل کریں اور خواتین کو بھی شامل کریں آپ کی جماعت کی جو تجنید ہے اس کے مطابق کوشش کر کے سب کو شامل کریں۔

شعبہ سمعی وبصری کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ MTA کے لئے پروگرام تیار کر کے بھجوائیں۔سپین میں تو بے تحاشا چیزیں ہیں، سپین کا کلچر ہے، تاریخی چیزیں ہیں، مساجد ہیں، محلات ہیں، قلعے ہیں، فارمنگ کا کام ہے، کارخانے ہیں۔یہاں تو بہت زیادہ ڈاکومنٹری فلمیں تیار کی جاسکتی ہیں۔

شعبہ صنعت وتجارت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ایسے احباب جن کے پاس کام نہیں ان کو کسی ایسے ریسٹورنٹ میں کام نہ دلوائیں جہاں شراب یا سؤر وغیرہ حرام کا کاروبار ہوتا ہے۔

شعبہ امور خارجہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنے رابطے اور تعلقات بڑھائیں۔ہر جگہ، ہر شہر میں جماعت کی پہچان ہونی چاہئے، ہر جگہ احمدی احباب کے ذاتی رابطے قائم ہونے چاہئیں۔باقاعدہ پلاننگ کر کے اس پر کام کریں۔

تبلیغ کے بارہ میں حضور انور نے تفصیل کے ساتھ سپین کی تمام جماعتوں کا جائزہ لیا اور اس بارہ میں ساری مجلس عاملہ اور جماعتوں کے صدران اور پھر ان کی مجالس عاملہ

اے قرطبہ کے راہی

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر فرانس اور سپین کے تناظر میں)

اک خواب رفتگاں کی تعبیر مانگتا ہے مردان حر تمہیں پھر اندلس پکارتا ہے

(الاپ)

اک بزم تشنگاں تک بادہ و جام لے جا
طشت دعا میں رکھ کر درّ پیام لے جا
زیتون کے درختوں باغوں کے نام لے جا
اے قرطبہ کے راہی میرا سلام لے جا

صدیوں کے فاصلے پر اسباب دل پڑا ہے
گم گشتہ منزلوں کا رستہ بھی کچھ کڑا ہے
چھوٹی سی زندگی ہے مقصد بہت بڑا ہے
رنجِ سفر بنا کر شوق دوام لے جا
اے قرطبہ کے راہی میرا سلام لے جا

سب رنگ اڑ چکے ہیں خوشبو بھٹک رہی ہے
وہ خاک زندہ موسم کی راہ تک رہی ہے
عیسیٰ نفس ہیں لمحے آشا ہمک رہی ہے
قرآں کے سبز موسم زندہ کلام لے جا
اے قرطبہ کے راہی میرا سلام لے جا

ایمان و آرزو میں کتنا ہے دم دکھا دے
اے صاحب محبت اعجازِ غم دکھا دے
سب منتظر ہیں تیرے روئے صنم دکھا دے
گھنگھور تیرگی میں ماہِ تمام لے جا
اے قرطبہ کے راہی میرا سلام لے جا

(جمیل الرحمٰن۔ہالینڈ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ماموریت کا چوبیسواں سال

1905ء کے اہم واقعات اور تائیدات الٰہیہ پر ایک نظر

زلازل کے غیر معمولی سلسلہ کا آغاز

قسط 2

((مرتبہ :: حبیب الرحمن زیری، ربوہ پاکستان))

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی وفات ۳ دسمبر ۱۹۰۵ء

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات سے کچھ عرصہ قبل حضرت اقدسؑ کو الہام ہوا تھا کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

فرمایا۔ یہ الہام بھی خطرناک ہے۔ خدا تعالیٰ ہی اس کے معنی بہتر جانتا ہے۔'' جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے بعد حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بھی جلد ہی فوت ہو گئے تو معلوم ہوا کہ دو شہتیروں سے مراد یہ دو عالم تھے۔ حضرت مولوی صاحب موصوف بھی ایک بہت بڑے عالم و فاضل انسان تھے۔ آپ نے ۳ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو صبح کے وقت وفات پائی۔ آپ بہت پرانے احمدی تھے اور حضرت اقدسؑ سے آپ نے سب سے پہلی مرتبہ ہوشیار پور میں ملاقات کی تھی جبکہ حضور چلہ کشی کے لئے وہاں تشریف لے گئے تھے۔ صوفیانہ مذاق رکھتے تھے اور جماعت کی تعلیم و تربیت میں ہر وقت مشغول رہتے تھے۔ (حیات طیبہ صفحہ ۲۹۸)

مرض الموت

مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی طرح آپ کسی لمبی بیماری میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ مختصر سی علالت سے اچانک وفات پائی۔ حضرت مولوی صاحب نے جب یہ الہام سنا کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے تو انہوں نے ایک شہتیر مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو اور دوسرا شہتیر اپنے آپ کو سمجھا۔ آپ رمضان کو ۲۰ تاریخ (بمطابق ۱۹ر نومبر ۱۹۰۵ء) اعتکاف میں بیٹھے۔ اعتکاف کے ایام میں قرآن شریف کا ان کو پہلے سے بھی زیادہ شغف ہو گیا اور دن رات قرآن شریف پڑھتے رہتے تھے۔ اعتکاف میں یہ الہام ہوا۔ اِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ اور بعد اس کے ایک اور الہام ہوا جس کا خلاصہ یہ تھا امام الوقت تو ایک طرف رہے اب تو ان کے مریدوں کو بھی الہام ہونے لگے۔ پھر ہم اس سچے سلسلہ کی تائید کیوں نہ کریں؟ (۲۸ر نومبر کو) اعتکاف سے فارغ ہو کر گھر تشریف لائے۔ کھانا کھانے کے بعد فرمایا مجھے سردی سی لگی ہے اور رات کو سخت بخار ہو گیا۔ یکم دسمبر بروز جمعہ آپ کی طبیعت کچھ سنبھل گئی۔ مسجد میں آئے اور بیٹھ کر جمعہ پڑھا۔ ۲ر دسمبر کی رات کو پھر بخار ہو گیا۔ مگر آپ آدھی رات تک مغرب کی طرف منہ کر کے زبانی قرآن شریف پڑھتے رہے۔ ۲ بجے کے قریب آپ سو رہے اور تین بجے اٹھے۔ صبح کی نماز پڑھی اور پھر فرمانے لگے کہ دونوں دروازے کھولو کہ مجھے انتظار ہے۔ پوچھا گیا کس کی؟ جواب نہ دیا۔ اور پھر دو دفعہ پاخانہ کی حاجت ہوئی اور پھر آپ چارپائی پر لیٹ گئے اور آنکھیں کھولیں۔ کلمہ شریف پڑھا اور دو منٹ کے اندر آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ساڑھے چار بجے شام آپ کا جنازہ پڑھا گیا جس میں ۱۳۰۰ احباب نے شرکت کی اور آپ کو جہلم کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی نظر میں حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کا مقام

مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کو ۱۹۰۳ء میں ارشاد فرمایا ''آپ اپنی پہلی حالت کو یاد کریں جبکہ آغاز سال ۱۸۸۶ء میں صرف حبۃ للہ کا جوش آپ کو کشاں کشاں یہاں لایا تھا اور آپ پا پیادہ افتاں خیزاں اس قدر دور فاصلہ سے پہلے قادیان پہنچے تھے اور جب ہم کو اس جگہ نہ پایا تو اسی بے تابی و بے قراری کے جوش میں تگا پو کر کے پیدل ہی ہمارے پاس ہوشیار پور جا پہنچے تھے۔ اور جب وہاں سے واپس ہونے لگے تو اس وقت ہم سے جدا ہونا آپ کو بڑا شاق گزرتا تھا۔'' ازاں بعد آپ کی وفات پر فرمایا'' مولوی صاحب ایک صوفی مشرب آدمی تھے۔ اکثر فقراء اور بزرگوں کی خدمت میں جایا کرتے تھے۔ مولوی عبداللہ صاحب کے استاد کے پاس بھی ایک مدت تک رہے تھے۔ ان کو ایک فقر کی چاشنی تھی۔ قریبا بائیس برس سے میرے پاس آیا کرتے تھے۔ پہلی دفعہ جب آئے تو میں ہوشیار پور میں تھا۔ اس جگہ میرے پاس پہنچے۔ ایک سوزش اور جذب ان کے اندر تھا اور ہمارے ساتھ ایک مناسبت رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے ایک دفعہ قرآن شریف پڑھنا شروع کیا تھا مگر صرف چند سطریں پڑھی تھیں۔ ایک صوفیانہ مذاق رکھتے تھے۔'' (تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۴۱۱)

تجویز قیام مدرسہ احمدیہ قادیان

ان دونوں بزرگوں عالموں کی وفات کی وجہ سے جماعت میں ایک خلا محسوس ہونے لگا۔ چنانچہ یہ تجویز کی گئی کہ جماعت میں علماء پیدا کرنے کے لئے ایک الگ دینی درسگاہ قائم کی جائے۔ جس پر مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا اور جب دسمبر ۱۹۰۵ء کے آخری ہفتہ میں جلسہ سالانہ کے لئے احباب جمع ہوئے۔ تو حضرت اقدسؑ نے ایک نہایت درد انگیز تقریر فرمائی جس میں اپنی یہ تجویز دوبارہ پیش فرمائی کہ موجودہ انگریزی مدرسہ کے علاوہ ہمیں ایک ایسی درسگاہ کی بھی ضرورت ہے جس میں ایسے علماء پیدا کئے جائیں جو عربی علوم کے ساتھ ساتھ کسی قدر انگریزی اور دیگر علوم سے بھی واقف ہوں۔ حضور کی یہ تقریر سن کر لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور حضور کے تقریر ختم کرنے کے بعد سب نے بالاتفاق عرض کی کہ جو تجویز بھی حضور کے ذہن میں ہے ہم سب اس پر عمل پیرا ہونے اور اس کا بوجھ اٹھانے کے لئے بدل و جان تیار ہیں۔ اس کے بعد دیر تک باہمی مشورہ ہوتا رہا۔ اور یہ طے پایا کہ علماء اور مبلغ پیدا کرنے کے لئے الگ شاخ قائم کی جائے۔ چنانچہ ۱۹۰۶ء سے دینیات کی الگ شاخ جاری کر دی گئی۔ (حیات طیبہ صفحہ ۲۹۸)

فرمایا ''مدرسہ کی حالت دیکھ کر دل پارہ پارہ اور زخمی ہو گیا۔ علماء کی جماعت فوت ہو رہی ہے۔ مولوی عبدالکریم کی قلم ہمیشہ چلتی رہتی تھی۔ مولوی برہان الدین فوت ہو گئے۔ اب قائمقام کوئی نہیں۔ جو عمر رسیدہ ہیں ان کو بھی فوت شدہ سمجھئے۔ دوسرا جیسا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تقویٰ ہو...... یہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ورنہ اچھے آدمی مفقود ہو رہے ہیں۔ آریہ زندگی وقف کر رہے ہیں۔ میں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت سمجھتا ہوں جو دین کی خدمت کریں۔ میرے نزدیک زبان دانی ضروری ہے۔ انگریزی پڑھنے سے میں نہیں روکتا۔ میرا مدعا یہ ہے اور میں نے پہلے بھی سوچا ہے اور جب سوچا ہے میرے دل کو صدمہ پہنچا ہے کہ ایک طرف تو زندگی کا اعتبار نہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی وحی قَرُبَ اَجَلُکَ الْمُقَدَّرُ سے ظاہر ہوتا ہے۔ دوسرا اس مدرسہ کی بنا سے غرض یہ تھی کہ دینی خدمت کے لئے لوگ تیار ہو جاویں۔ یہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے پہلے گزر جاتے ہیں دوسرے جانشین ہوں۔ اگر دوسرے جانشین نہ ہوں تو قوم کے ہلاک ہونے کی جڑ ہے۔ مولوی عبدالکریم اور دوسرے مولوی فوت ہو گئے۔ اور جو فوت ہوئے ہیں ان کا قائمقام کوئی نہیں۔ دوسری طرف ہزار ہا روپیہ جو مدرسہ کے لئے لیا جاتا ہے پھر اس سے فائدہ کیا؟ جب کوئی تیار ہو جاتا ہے تو دنیا کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ اصل غرض مفقود ہے۔ میں جانتا ہوں جب تک تبدیلی نہ ہوگی کچھ نہ ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کی جماعت روحانی سپاہیوں کے تیار کرنے والے تھے وہ نہیں رہے دور چلے گئے ہیں۔ ہمیں کیا غرض ہے کہ قدم بقدم ان لوگوں کے چلیں جو دنیا کے لئے چلتے ہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۵۸۴)

فرمایا۔ ''میں جب اسلام کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہوں تو میرے دل پر چوٹ لگتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ ایسے لوگ میری زندگی میں تیار ہو جاویں جو اسلام کی خدمت کر سکیں۔ ہم تو پا بگور ہیں اور اگر اور تیار نہ ہوں تو پھر مشکل پیش آتی ہے۔ میرا مدعا اس قدر ہے کہ آپ لوگ تدبیر کریں خواہ کسی پہلو پر صاد کیا جاوے مگر یہ ہو کہ چند سال میں ایسے نوجوان نکل آویں جن میں علمی قابلیت ہو اور وہ غیر زبان کی واقفیت بھی رکھتے ہوں اور پورے طور پر تقریر کر کے اسلام کی خوبیاں دوسروں کے ذہن نشین کر سکیں۔ میرے نزدیک غیر زبانوں سے اتنی ہی مراد نہیں کہ صرف انگریزی پڑھ لیں۔ نہیں اور زبانیں بھی پڑھیں اور سنسکرت بھی پڑھیں تا کہ ویدوں کو پڑھ کر ان کی اصلیت ظاہر کر سکیں اس وقت تک وید گویا مخفی پڑے ہوئے ہیں کوئی ان کا مستند ترجمہ نہیں۔ اگر کوئی کمیٹی ترجمہ کر کے صاد کر دے تو حقیقت معلوم ہو جاوے۔''

اصل بات یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اسلام کو ان لوگوں اور قوموں میں پہنچایا جاوے جو اس سے محض ناواقف ہیں اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ جن قوموں میں تم اسے پہنچانا چاہو ان کی زبانوں کی پوری واقفیت ہو۔ ان کی زبانوں کی واقفیت نہ ہو اور ان کی کتابوں کو پڑھ نہ لیا جاوے تو مخالف پورے طور پر عاجز نہیں ہو سکتا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۱۹)

صحبت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی برکت

مدرسہ کا ذکر تھا فرمایا: ''اس جگہ طلباء کا آکر پڑھنا بہت ضروری ہے جو شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں آکر رہے وہ مشرق و مغرب کے مولوی سے بڑھ جائے گا۔ جماعت کے بہت سے لوگ ہمارے روبرو ایسے تیار ہونے چاہئیں جو آئندہ نسلوں کے واسطے واعظ اور معلم ہوں اور لوگوں کو راہ راست پر لاویں''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۱۹)

حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا۔ جوان ہوا۔ اب بوڑھا ہو گیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔ پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۴۴)

سفر دہلی ۲۲ر اکتوبر ۱۹۰۵ء

حضور کی حرم محترمہ حضرت اماں جان کو اپنے وطن دہلی گئے کافی عرصہ ہو گیا تھا۔ کئی دفعہ دہلی جانے کا ارادہ کیا۔ مگر بعض موانع پیش آ جانے کی وجہ سے اس ارادہ کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکیں۔ اب ایک تقریب یہ بھی پیدا ہوئی کہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب جو آپ کے چھوٹے بھائی تھے وہ دہلی کے سول ہاسپٹل میں ڈیوٹی پر لگ گئے۔ حضرت اماں جان اپنے والد

محترمہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ساتھ جانے کیلئے تیار ہو ہی رہی تھیں کہ حضرت اقدسؑ نے اپنی عادت کے مطابق استخارہ کیا۔ جس پر آپ کو بتایا گیا کہ آپ کو بھی دہلی ساتھ جانا چاہئے۔ اس پر آپ چند خدام سمیت تیار ہو گئے۔ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۰۵ء کو اتوار کے روز صبح کے وقت آپ قادیان سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل آپ نے رویاء میں دیکھا کہ آپ ''دہلی گئے ہیں۔ تو تمام دروازے بند ہیں پھر دیکھا کہ ان پر قُفل لگے ہوئے ہیں۔ پھر دیکھا کہ کوئی شخص کچھ تکلیف دینے والی شئے میرے کان میں ڈالتا ہے۔ میں نے کہا کہ تم مجھے کیا دکھ دیتے ہو رسول اللہ ﷺ کو اس سے زیادہ دکھ دیا گیا تھا''

اس رویاء سے معلوم ہوتا تھا کہ دہلی کے دلوں پر ایسے قفل لگے ہوئے ہیں کہ وہ بہت کم ہی کوئی نیک اثر قبول کریں گے۔ حضرت اقدسؑ قادیان سے روانہ ہو کر بٹالہ پہنچے۔ سیکنڈ کلاس کا ایک کمرہ آپ کیلئے ریزرو کروایا گیا تھا۔ بٹالہ اسٹیشن پر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں۔ امرتسر میں گاڑیوں کا درمیانی وقفہ پانچ گھنٹے کا تھا۔ اس لئے آپ آرام کرنے کیلئے گاڑی سے اتر کر پلیٹ فارم کے ایک طرف درختوں کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ حضرت اقدسؑ نے یہ حکم دے رکھا تھا کہ امرتسر کے احمدیوں کو اطلاع نہ دی جائے مگر ان کو کسی نہ کسی ذریعہ سے پتہ لگ ہی گیا۔ جس پر آناً فاناً کافی دوست اکٹھے ہو گئے اور شام کا کھانا جماعت امرتسر کی طرف سے ہی اسٹیشن پر پیش کیا گیا۔ (حیات طیبہ صفحہ ۲۹۹)

حضور کے اہل بیت اور خادمات کے علاوہ مندرجہ ذیل خدام کو آپ کے ہمسفر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ (۱) مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی (۲) سیٹھ عبدالرحمن صاحب مالک ساجن کوٹھی مدراس (۳) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن شاہ پور (۴) مولوی عبدالرحیم صاحب میرٹھی (۵) مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر (۶) خلیفہ رجب الدین صاحب لاہوری (۷) شیخ غلام احمد صاحب نو مسلم (۸) بابو نور الدین صاحب کلرک ڈاکخانہ (۹) شیخ حامد علی صاحب (۱۰) شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ مخلصین حضور کی مشایعت میں دور تک ساتھ آئے۔ اور بعض طالبعلم تو حضرت اقدسؑ کی سواری کے ساتھ ساتھ بٹالہ تک دوڑتے چلے گئے۔

حضرت اقدسؑ کی روانگی کی خبر کسی طرح سیکھواں بھی پہنچ گئی تھی اور وہاں سے میاں جمال دین صاحب سیکھوانی اور منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی پٹواری بھی شرف زیارت کے لئے آگئے......حضرت اقدسؑ دس بجے کے بعد بٹالہ پہنچے......روانگی سے پہلے صرف دہلی روانگی کا تار دیا گیا۔ کیونکہ کچھ عرصہ قبل جبکہ احباب کو حضور کے سفر دہلی کی اطلاع ملی پھگواڑہ، پھلور، لدھیانہ کے سٹیشنوں پر کئی کئی دن تک خدام حاضر رہے اور آخر انتظار کے بعد بنگہ ضلع جالندھر کی جماعت قادیان میں آپہنچی تھی۔ حضرت اقدسؑ نے اسی بناء پر کسی اور جگہ اطلاع دینے کی اجازت نہ دی۔

کپورتھلہ سے منشی ظفر احمد صاحب اور منشی اروڑا خاں صاحب اور ڈاکٹر فیض قادر صاحب حاضر ہوئے۔ جماعت امرتسر کے مخلص فرد ڈاکٹر عباد اللہ صاحب کو خبر ہوئی۔ وہ دوڑے ہوئے سٹیشن پہنچ گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۴۲۳)

رات کو نو بجے گاڑی امرتسر کے اسٹیشن سے روانہ ہوئی اور قریباً ساڑھے تین بجے صبح دہلی پہنچی۔ راستہ کے اسٹیشنوں پر احباب جماعت حضور سے ملاقات کرتے رہے۔ مگر جب لدھیانہ کے احباب اپنے محبوب آقا کی ملاقات کیلئے اسٹیشن پر پہنچے۔ تو حضرت اقدسؑ کی آنکھ لگ چکی تھی۔ اس واسطے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے حضرت اقدسؑ کو جگانے سے انکار کر دیا۔ جس کی وجہ سے دوست ملاقات نہ کر سکے۔ دہلی پہنچ کر جب حضرت اقدسؑ کو پتہ لگا تو فرمایا کہ واپسی پر ہم لدھیانہ میں ضرور قیام کریں گے۔ دہلی میں حضور نے چتلی قبر میں الف خاں کے مکان پر قیام فرمایا (حیات طیبہ صفحہ ۲۹۹)

حضرت مولوی نور الدین صاحب کو دہلی بلوالیا

دہلی پہنچ کر حضرت اقدسؑ کو خیال آیا کہ اگر مولوی نور الدین صاحب کو دہلی بلا لیا جائے تو بہتر رہے گا۔ مولوی صاحب کو تار دلوا دی۔ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جب یہ تار قادیان پہنچی تو حضرت مولوی صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس خیال سے کہ حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔ اسی حالت میں فوراً چل پڑے۔ نہ گھر گئے نہ لباس بدلا نہ بستر لیا۔ اور نہ کوئی اور تیاری کی۔ بلکہ یکہ کی بھی انتظار نہیں کی۔ سیدھے بٹالہ کی طرف پیدل ہی چل پڑے۔ دوستوں کو جب آپ کے اس طرح بغیر ساز و سامان کے عازم سفر ہونے کی اطلاع ملی تو انہوں نے ضروری سامان آپ کو بٹالہ کے رستہ میں ہی پہنچا دیا۔ ۲۹ر اکتوبر کو آپ دہلی اپنے امام کے حضور پہنچ گئے۔

(حیات طیبہ صفحہ ۳۰۰)

زیارت قبور ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۵

صبح حضرت مسیح موعودؑ مردانہ مکان میں تشریف لائے دہلی کی سیر کا ذکر درمیان میں آیا۔ فرمایا: لہو ولعب کے طور پر پھرنا درست نہیں البتہ یہاں بعض بزرگ اولیاء اللہ کی قبریں ہیں۔ ان پر ہم بھی جائیں گے۔ حاضرین نے یہ نام لکھائے (۱) شاہ ولی اللہ صاحب (۲) خواجہ نظام الدین صاحب (۳) جناب قطب الدین صاحب (۴) خواجہ باقی باللہ صاحب (۵) خواجہ میر درد صاحب (۶) جناب نصیر الدین صاحب چراغ دہلی۔

چنانچہ گاڑیوں کا انتظام کیا گیا اور حضرت بمعہ خدام گاڑیوں میں سوار ہو کر سب سے اول حضرت خواجہ باقی باللہ کے مزار پر پہنچے۔ راستہ میں حضرت نے زیارت قبور کے متعلق فرمایا:۔ قبرستان میں ایک روحانیت ہوتی ہے اور صبح کا وقت زیارت قبور کے لئے ایک سنت ہے۔ یہ ثواب کا کام ہے اور اس سے انسان کو اپنا مقام یاد آجاتا ہے انسان اس دنیا میں مسافر ہے آج زمین پر ہے تو کل زمین کے نیچے ہے۔''

زیارت قبور کے آداب

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔ خواجہ باقی باللہ کے مزار پر جب ہم پہنچے تو وہاں بہت سی قبریں ایک دوسرے کے قریب قریب اور اکثر زمین کے ساتھ ملی ہوئی تھیں میں نے غور سے دیکھا کہ حضرت اقدسؑ نہایت احتیاط سے ان قبروں کے درمیان چلتے تھے تاکہ کسی کے اوپر پاؤں نہ پڑے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۵۸۸، ۵۸۹)

خواجہ باقی باللہ کے مزار پر دعا

۲۴ر اکتوبر کی صبح حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے فرمایا کہ یہاں بعض بزرگ اولیاء اللہ کی قبریں ہیں۔ ان کی فہرست بنالیں تا دعا کے لئے جانے کے لئے انتظام کیا جائے چنانچہ سب سے پہلے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر ان کیلئے دعا کی۔ اس موقعہ پر حضرت مفتی صاحب نے عرض کیا کہ حضور! قبر پر کیا دعا کرنی چاہئے ؟ فرمایا کہ صاحب قبر کے واسطے دعائے مغفرت کرنی چاہئے اور اپنے واسطے بھی خدا سے دعا مانگنی چاہئے۔ خواجہ صاحب کے کتبہ پر ایک فارسی نظم لکھی تھی۔ فرمایا کہ اسے نقل کر لو۔ اس کے بعد بعض اور بزرگوں کی قبروں کو دیکھا۔ (حیات طیبہ صفحہ ۲۹۹)

ہر سائل کو عطا کے لئے تیار رہتے تھے

جب آپ دہلی کے مزارات وغیرہ پر جانے کے ارادہ سے نکلے۔ کسی نے بیان کیا کہ حضور اس طرف راستہ میں اس قدر گداگر ہوتے ہیں کہ گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ آج ہم چلتے ہیں ہم سب کو دیں گے۔ یہ معمولی عزم اور حوصلہ نہ تھا۔ آپ حقیقت میں اس امر کے لئے تیار تھے۔ کہ جو کوئی بھی مانگے گا اسے دیں گے۔ جس کثرت سے گداگروں کا ہونا بتایا گیا تھا۔ اس قدر تو ملے نہیں۔ بعض ملے اور ہر ایک نے اپنے سوال کا جواب عملی طور پر حاصل کر لیا۔ (سیرت مسیح موعودؑ صفحہ ۳۱۸)

قبروں کی زیارت

حضور ۲۶ر اکتوبر ۱۹۰۵ء کو حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بیٹے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگوں کے مزاروں پر تشریف لے گئے۔ حضرت شاہ ولی اللہ کی نسبت فرمایا کہ یہ بزرگ صاحب کشف و کرامت تھے۔ حضرت اقدسؑ نے ۲۸ر اکتوبر کو اپنی قیامگاہ پر ظہر سے لے کر عصر تک ایک تقریر فرمائی۔ اور دس دوست بیعت میں داخل ہوئے۔ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۰۵ء کو صبح کے وقت حضور سلطان محبوب سبحانی نظام الدین اولیاء کے مزار پر تشریف لے گئے۔ وہاں ہی امیر خسرو کی قبر بھی تھی۔ حضور نے دونوں قبروں پر دعا فرمائی۔ خواجہ حسن نظامی صاحب بڑے اصرار کے ساتھ حضور کو اپنے حجرے میں لے گئے اور ایک کتاب بنام ''شواہد نظامی'' پیش کی۔ حضرت اقدسؑ اور حضور کے خدام کی چائے سے تواضع کی۔

اسی روز نماز ظہر کے بعد میرٹھ اور بلب گڈھ کے چند دوستوں نے بیعت کی۔ جس کے بعد حضرت اقدسؑ نے ایک لمبی تقریر فرمائی۔

(حیات طیبہ صفحہ 301)

۳۱ر اکتوبر کو حضور کی طبیعت ناساز رہی یکم نومبر ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدسؑ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ اور وہاں لمبی دعا کرائی۔ فرمایا:۔

''ہم تو حضرت بختیار کاکیؒ نظام الدین اولیاء، حضرت شاہ ولی اللہ شاہ صاحب وغیرہ کی قبروں پر جانا چاہتے ہیں۔ دہلی کے یہ لوگ جو سطح زمین کے اوپر ہیں نہ ملاقات کرتے ہیں نہ ملاقات کے قابل ہیں۔ اس لئے جو اہل دل لوگ ان میں سے گزر چکے ہیں اور زمین کے اندر مدفون ہیں۔ ان سے ہی ہم ملاقات کر لیں۔ تاکہ بدوں ملاقات تو واپس نہ جائیں۔ میں ان بزرگوں کی یہ کرامت سمجھتا ہوں کہ انہوں نے قسی القلب لوگوں کے درمیان بسر کی۔ اس شہر میں ہمارے حصہ میں ابھی وہ قبولیت نہیں آئی جو ان لوگوں کو نصیب ہوئی ہے۔''

سرزمین دہلی

فرمایا ''کہ یہ سرزمین بمبئی سے زیادہ سخت ہے اور اس کے لئے آسمانی سرزنش کا حصہ ہمیشہ رہا ہے۔ صرف انگریزوں کے ساتھ ہی بغاوت نہیں کی بلکہ سلاطین اسلامیہ کے ساتھ بھی شورہ پشتی کرتے رہے ہیں اس جگہ کے اکابر اور مشائخ کے اخلاق کا بھی اس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ انہوں نے ایسے شہر میں کس طرح بسر کی۔ یہ بزرگ بہت ہی مسلوب الغضب تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو مٹی کی طرح کر دیا تھا۔ مرزا جان جاناں کو ان لوگوں نے قتل کر دیا۔ اور بڑے دھوکے سے کیا۔ یعنی ایک آدمی نذر لے کر آیا اور دھوکا سے طپنچہ مار دیا۔ شاہ ولی اللہ کے لئے بھی دہلی والوں نے ایسے ہی قتل کے ارادے کئے تھے۔ مگر ان کو خدا تعالیٰ نے بچالیا۔ میرے ساتھ جب مباحثہ ہوا تھا تو آٹھ نو ہزار آدمی کا مجمع تھا اور میں نے سنا ہے کہ بعض کے ہاتھ میں چاقو اور بعض کے ہاتھ میں پتھر بھی تھے۔ یہاں تک کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اندیشہ ہوا کہ کہیں غدر نہ ہو جاوے اس واسطے اس نے مجھے اپنی گاڑی میں بٹھا کر مجمع سے باہر کیا اور گھر پہنچایا۔ ایسے وقت میں یہ لوگ کوتاہ اندیش، پست خیال اور سفلہ ہونا ظاہر کرتے ہیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

❁❁❁

تصحیح و اعتذار:: اخبار بدر مجریہ 15 مارچ 2005 میں سطر نمبر ۵ پر بقیہ صفحہ 11 کی پہلی لائن ''ایک حصہ اندرون خانہ میں تبلیغ اور انذار کا ہے۔ آپ'' کالعدم سمجھی جائے۔ ادارہ اس سہو کے لئے معذرت خواہ ہے۔

حضرت بابا نانکؒ کے یوم ولادت کی تقریب پر ہوشیارپور میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی

25 دسمبر 04 کو گوردوارہ سنگھ سبھا کی طرف سے ہوشیارپور میں حضرت گورونانک رحمۃ اللہ علیہ کا جنم دن بڑی دھوم دھام سے منایا گیا اس موقعہ پر مرکز سلسلہ قادیان سے مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب تقریر کیلئے ہوشیارپور گئے آپ کے ساتھ مکرم نصرالحق صاحب اور مکرم محسن خان صاحب منیجر یونین بنک آف انڈیا بھی شریک تھے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہمارے سکھ بھائی بھارت میں جہاں جہاں بھی حضرت گورونانک جی رحمۃ اللہ علیہ کا جنم دن مناتے ہیں وہاں پر جماعت احمدیہ کے نمائندے بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس تقریب میں محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب کو آدھ گھنٹہ تقریر کیلئے دیا گیا جس میں موصوف نے حضرت گورونانک جی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ اقتباسات بھی پیش کئے جو آپ نے گورو جی کے متعلق اپنی کتابوں میں تحریر فرمائے ہیں۔ خاص کر پیغام صلح کے صفحہ نمبر 13 سے بھی ایک اقتباس کہ "بابا نانکؒ ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھے اور اُن لوگوں میں سے تھے جن کو خدائے عزوجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے۔ ایک اور جگہ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

بود نانک عارف مرد خدا　　　راز ہائے معرفت را راہ کشا

یعنی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ مرد خدا اور عارف باللہ انسان تھے اور معرفت الٰہی کے راستہ کے اسرار اور بھیدوں کو کھولنے والے بزرگ تھے۔ اس موقع پر مکرم ماسٹر رتن سنگھ جی اور محترم انوراگ سود جی بھی اس جلسہ میں شریک تھے۔ پنجاب میں بھائی چارے کی فضاء کو مزید مستحکم بنانے کیلئے اس قسم کے جلسوں میں تمام مذاہب کے نمائندوں کو شریک ہونے کی دعوت دی گئی۔

گوئندوال میں جلسہ امن عالم

مورخہ 6.3.05 کو محترم سنت بابا درشن سنگھ جی نے گوئندوال میں ایک وسیع مذہبی جلسہ کا انعقاد کیا۔ جس میں پنجاب کے مشہور علماء شرکت کیلئے آئے تھے اس جلسہ کے انعقاد کا اہم مقصد باہمی بھائی چارے کی فضاء قائم کرنا تھا۔ چنانچہ اس میں شرکت کیلئے مرکز سلسلہ قادیان سے محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی، محترم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ ناظم وقف جدید، محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی نمائندہ نظارت امور عامہ شریک ہوئے۔ محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے امن عالم کے متعلق بیان فرمودہ سنہری اصول پیش کئے۔ سنت جی کی طرف سے موصوف کو سروپا پیش کر کے سنمانت کیا گیا اور یہ خواہش ظاہر کی کہ آئندہ بھی جہاں کہیں مذہبی جلسہ کا انعقاد کیا جائے جماعت کے نمائندے اس میں شریک ہوں اس موقعہ پر وفد نے بعض اہم شخصیتوں سے ملاقات کی اور انہیں جماعت کے بارہ میں بتایا گیا۔ جماعت کے نمائندے کی یہ تقریر بہت سے لوکل اور قومی T.V چینلوں سے دکھائی گئی۔ (ڈاکٹر دلاور خان قادیان)

جماعت احمدیہ کڈلائی (کیرلہ) کے زیر اہتمام ایک خصوصی تربیتی کیمپ

مورخہ 13.2.05 کو جماعت احمدیہ کڈلائی کے زیر اہتمام ایک خصوصی تربیتی کیمپ دو نشستوں میں منعقد ہوا قریباً دس بجے زیر صدارت مکرم ابوبکر صاحب صدر جماعت احمدیہ کڈلائی، مکرم عبدالسلام صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ کیمپ کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے عزیزم رضوان اور ان کے ساتھیوں نے ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے سنائی۔ مکرم ٹی عاشق صاحب کی استقبالیہ تقریر کے بعد صدر صاحب نے اس تربیتی کیمپ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔

اس کے بعد مکرم پی پی ناصرالدین صاحب زعیم مجلس انصاراللہ کیرلہ نے کیمپ کا افتتاح کرتے ہوئے جماعت میں تبلیغ، تعلیم وتربیت اور دیگر اصلاحی امور میں تیزی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی بعدہ مکرم ای طاہر احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ کڈلائی اور مکرم مولوی جمشاد احمد صاحب معلم جماعت احمدیہ منجیشور نے مختصر سی تقاریر کیں۔

اس کے بعد مہمان خصوصی مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے نظام وصیت کی برکت اور اہمیت کے بارہ میں تقریر کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی "وصیت" کے بارہ میں حالیہ تحریک قبول کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کی ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

دوسری نشست:: دوسری نشست خاکسار کی زیر صدارت اڑھائی بجے شروع ہوئی مکرم عبدالمجید صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد پہلی نشست میں پڑھی گئی نظم دوبارہ پڑھی گئی اس کے بعد خاکسار نے مجموعی طور پر نماز کی اہمیت اور انفاق فی سبیل اللہ کی برکات پر روشنی ڈالی اس کے بعد مکرم مولوی ایم علی کنجو صاحب مبلغ پینگاڑی۔ مکرم مولوی ایم ناصر احمد صاحب مبلغ کنورٹاؤن نے تقریر کی آخر میں خاکسار نے تربیتی کیمپ کے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہونے پر شکریہ ادا کیا اجتماعی دعا کے بعد ٹھیک پانچ بجے یہ روحانی اجتماع کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(پی کے محمد شریف خادم سلسلہ کڈلائی کنور۔ کیرلہ)

ممبئی مشن کی خبریں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ ممبئی کے تحت جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مکرم عبدالقادر صاحب مینار وکیل ہائی کورٹ ممبئی بمقام الحق بلڈنگ مورخہ ۹ جنوری کو بعد نماز عصر منعقد ہوا تلاوت ونظم کے بعد مکرم سید شکیل احمد صاحب، مکرم سید منورالدین صاحب ظہیر سیکرٹری تعلیم وتربیت، مکرم انوار احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن، مکرم پرویز خان صاحب، اور خاکسار نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ آخر پر صدر جلسہ نے خطاب کے بعد دعا کرائی۔ بعد نماز مغرب و عشا مکرم ناصر خان صاحب نے اپنے بیٹے مکرم فرید احمد خان کے نکاح کے موقعہ پر اور مکرم عبدالجلیل صاحب ظفر آف جرمنی نے اپنی بیٹی کے نکاح کی خوشی میں تمام احباب کے لئے طعام کا انتظام فرمایا فجزاہم اللہ تعالیٰ

انٹرنیشنل بک فیئر ممبئی میں جماعت احمدیہ کا سٹال

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ ممبئی کو نظارت نشرو اشاعت قادیان کے بھرپور تعاون سے "انٹرنیشنل بک فیئر ممبئی" میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ ۴ تا ۱۳ فروری انٹرنیشنل بک فیئر ممبئی کا انعقاد بمقام "باندرہ کرلا کمپلیکس" دوپہر ۱۲ بجے تا رات ۹ بجے ہوا۔ جسمیں بیرون ممالک سے بھی بک سیلرز نے حصہ لیا ہزاروں زائرین کو احمدیت کا پیغام کئی زبانوں میں پہنچایا گیا۔ زائرین کے سوالوں کے جواب دئے گئے دس یوم تبلیغ میں گذرے ہزاروں روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ مکرم ناصر خان صاحب سیکرٹری امور عامہ وخارجہ، مکرم سید خورشید احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ، مکرم عبدالسلام صاحب اور مکرم صدر صاحب جماعت ممبئی کے علاوہ کثیر تعداد میں انصار خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

نالاسوپارہ میں تربیتی جلسہ

موضع نالاسوپارہ ممبئی میں حلقہ داری جلسوں کے تسلسل میں ۲۷ فروری کو زیر صدارت مکرم سید مبشر احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید جلسہ ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم سید شکیل احمد صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور خاکسار نے سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے تربیتی امور بیان کئے۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (سید طفیل احمد مبلغ سلسلہ ممبئی مہاراشٹر)

کوڈالہ میں تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ گوڈالا (آندھرا) میں صدر صاحب جماعت احمدیہ کی صدارت میں 16.2.05 کو ایک تربیتی جلسہ ہوا جس میں اردگرد کی جماعتوں کے لوگ بھی شامل ہوئے تلاوت ونظم کے بعد مقامی معلم مکرم عظمت اللہ خان صاحب، مکرم جاوید احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی مکرم صدر صاحب نے بھی نصائح کیں اجلاس میں تقریباً پالیس افراد شامل ہوئے۔

ونگلہ پوڈی اور املاپورم (آندھرا) میں جلسہ

علاقہ ایسٹ گوداوری زون میں مورخہ 1.2.05 کو محترم صوبائی امیر صاحب ومحترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون نے دورہ کیا جماعت احمدیہ ونگلہ پوڈی میں ایک جلسہ کیا جس میں پورے گاؤں کے لوگ حاضر ہوئے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب نے ان سب کو نصائح کیں اور مکرم صوبائی امیر صاحب نے بھی ضروری امور بیان کئے دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا اسی طرح املاپورم میں بھی ایک جلسہ ہوا۔ جس میں محترم ایڈیشنل ناظم صاحب اور صوبائی امیر صاحب نے چند نصیحتیں فرمائیں۔

(محمد خیراللہ نائب سرکل انچارج ایسٹ گوداوری)

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion
Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office : 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara,
Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

جماعت احمدیہ فجی کے
38ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

طارق احمد رشید مبلغ سلسلہ فجی

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ امسال بھی جماعت احمدیہ فجی کو اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے اپنا دوروزہ ۳۸واں جلسہ سالانہ مورخہ ۸، ۹ جنوری ۲۰۰۵ء بروز ہفتہ، اتوار منانے کی توفیق ملی۔ جلسہ خدا کے فضل سے نہائت بابرکت اور کامیاب رہا۔ پیارے آقا نے از راہ شفقت سپین سے احباب جماعت فجی کے لئے محبت بھرا سلام اور جلسے کی کامیابی کے لئے خصوصی پیغام بھی بھجوایا الحمدللہ۔

جلسہ کا آغاز مورخہ 8 رجنوری بروز ہفتہ نماز تہجد سے ہوا اور اس کے بعد صبح ۹ بجے مکرم مولانا نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر ومشنری انچارج صاحب فجی اور نائب امیر صاحب فجی مکرم طاہر حسین منشی صاحب نے نعروں کی گونج میں جماعت اور ملک کے جھنڈے کی پرچم کشائی کی اور دعا کے بعد مسجد فضل عمر صووا کے ہال میں تلاوت قرآن کریم سے پہلے دن کے اجلاس اول کی کارروائی شروع ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام کے بعد مکرم امیر ومشنری انچارج صاحب نے احباب کے سامنے حضور انور کا محبت بھرا سلام اور نصائح سے بھرپور زندگی بخش اور کامیاب جلسے کے لئے دعاؤں سے معمور پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حضور انور نے اپنے دورہ سپین کے دوران مسجد بشارت سپین سے از راہ شفقت بذریعہ فیکس ایک روز پہلے ارسال فرمایا تھا۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے چند نصائح افتتاحی خطاب میں بیان فرمائیں اور پہلے اجلاس کی افتتاحی دعا کروائی۔

اجلاس دوئم:

یہ اجلاس خصوصاً غیر از جماعت کے لئے رکھا گیا تھا جس میں ملک فجی کے پارلیمنٹ ممبرز؛ مختلف ملکوں کی ایمبیسی کے نمائندگان اور دیگر مذاہب کے لیڈروں کو بھی دعوت دی گئی تھی کہ وہ خود آ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام سن سکیں۔ چنانچہ اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ پیش کرنے کے بعد محترم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ پیغام کے بعد ایک مفصل تقریر بعنوان ''آنحضرت ﷺ کا غیر مسلموں سے حسن سلوک'' پیش کی گئی جس کے بعد ۴ غیر مسلم مہمانوں نے اپنے علم کے مطابق نہائت اعلیٰ انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ جو تعلیم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ لے کر آئے تھے اس کا صحیح پیغام آج احمدیوں کو پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے جس طرح فجی میں بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے سکول بنائے اور آج اس پروگرام میں کسی فرق کے بغیر سب کو دعوت دی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور آج آپ اس کا اصل چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ آخر پر امریکہ کے سفیر نے بھی اسی طرح اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ جو تعلیم اسلام نے پیش کی ہے اصل میں گزشتہ انبیاء کی تعلیم کا تسلسل ہے۔

اجلاس کے اختتام پر مہمانوں کو قرآن کریم کے تحفے پیش کئے گئے۔ بعد میں مہمانوں کو ایک نمائش بھی دکھائی گئی

اجلاس سوئم:

نماز ظہر اور عصر کے بعد مرکزی جلسہ گاہ کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کا علیحدہ پروگرام ہوا اور نومبائع اور مہمانوں کے لئے انگریزی ترجمہ کا انتظام کیا گیا جہاں انہیں جماعت کے عقائد اور جماعتی نظام سمجھانے کے بعد سوال وجواب کا موقع دیا اور خدا کے فضل سے جلسہ کا پروگرام یوں کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتا رہا۔

دوسرا دن:

خدا کے فضل سے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا اور درس حدیث دیا گیا اس دن دو اجلاس ہوئے جن میں مالی قربانی کی اہمیت، نظام وصیت، برکات خلافت، وقف نو سکیم، سیرت وصداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر موضوعات پر مقررین نے تقاریر ہوئیں۔

جلسہ بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب اور بارونق رہا الحمدللہ۔ جزائر فجی کے اس جلسہ میں فجی کے ۴ جزائر ویتی لیوو، ونوالیوو، تاویونی اور رامبی آئی لینڈ کے علاوہ طوالو اور کیریباس جزائر سے بھی نمائندگان نے شرکت کی اور آسٹریلیا، نیوزی لینڈ کے چند مہمان بھی شامل ہوئے۔

جلسہ کی حاضری ۳۰۰ صد سے زائد رہی جن میں خدا فضل سے ۵۰ کے قریب نومبائع اور مہمان بھی شامل ہیں۔

❁ ❁❁❁❁

جلسہ مذاہبِ عالم تنزانیہ

(رپورٹ: محمود احمد شاد۔ ریجنل مبلغ اِرنگا)

حدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مورخہ ۲۰ جون ۲۰۰۴ء کو جماعت احمدیہ اِرنگا (IRINGA) نے جلسہ مذاہب عالم کا اہتمام کیا۔ جس میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنے اپنے مذہب کا تعارف اور انکی خوبیاں بیان کریں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں دو ماہ قبل تیاریاں شروع کی گئیں۔ اور مختلف مذاہب کے لوگوں سے رابطہ کیا گیا، اور ان کو اس جلسہ کی اہمیت بتائی گئی۔

یہ جلسہ مورخہ ۲۰ جون شام ۴ بجے سے ۶ بجے تک منعقد ہوا۔ اس میں مکرم ومحترم فیض احمد زاہد صاحب امیر ومشنری انچارج دارالسلام سے تشریف لائے اور جلسہ کی صدارت کی۔ اس جلسہ میں مہمان خصوصی قائمقام میئر اِرنگا تھے۔ اس جلسہ کیلئے تمام مذاہب کے لوگوں اور تمام سرکاری افسران کو بذریعہ خط دعوت دی گئی۔ جلسہ تلاوت قرآن کریم کے ساتھ شروع ہوا جو کہ مکرم حسن معلم صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم محمد رفیق صاحب نے اپنی شاعری سواحیلی زبان میں خوش الحانی کے ساتھ سنائی جو کہ انہوں نے خاص طور پر مختلف مذاہب کے حوالے سے تیار کی تھی۔ اس کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف اور تنزانیہ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ اور خدمات کا ذکر کیا اور مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی قائمقام میئر نے تقریر کی اور اس میں جماعت احمدیہ کے کردار کی تعریف کی کہ جماعت احمدیہ نے یہ سٹیج مہیا کیا جس میں مختلف مذاہب کے لوگ محبت اور پیار کے ماحول میں اکٹھے ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ تنزانیہ کی گورنمنٹ کا کوئی مذہب نہیں بلکہ تنزانیہ کے شہری اپنا اپنا مذہب رکھتے ہیں۔ اور گورنمنٹ نے تمام مذاہب کو اپنے اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی دی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی کہ جماعت احمدیہ نے تنزانیہ میں تعلیم اور صحت کے میدان میں خدمات سرانجام دی ہیں اس کے بعد مختلف مذاہب کے نمائندوں نے تقاریر کیں۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے خطاب کیا اور اسلام کی فضلیت بتائی کہ اسلام بنی نوع انسان کی ہمدردی کا مذہب ہے اور آپ نے بعض احادیث نبویہ بیان کیں اور بتایا کہ اسلام بغیر تفریق مذہب وملت بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کا حکم دیتا ہے۔ مثلاً اسلام ہمسایہ سے حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔ یہاں کوئی تفریق نہیں کہ آپ کا ہمسایہ کون ہے، کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے اسی طرح کی اور کئی مثالیں دیں۔

آخر پر محترم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس جلسہ کیلئے جماعت نے ایک ہال کرایہ پر لیا، اور اس کو سجایا گیا۔ اس دوران جہاد کے موضوع پر سواحیلی زبان میں ایک پمفلٹ تقسیم کیا گیا۔ اس جلسہ میں دو صد (۲۰۰) مہمان شریک ہوئے۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے مہمان خصوصی کو کتاب ''دعوۃ الامیر'' سواحیلی ترجمہ بطور تحفہ پیش کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے نیک اثرات ظاہر فرمائے۔ اور اس کے ذریعہ جن لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا ہے ان کو اس پر غور کرنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁

خریداران ''بدر'' سے گزارش

کیا آپ نے ''بدر'' کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری مال یا نمائندہ ''بدر'' کو ادا فرما دیں یا براہ راست دفتر بدر کو بذریعہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ ارسال فرمائیں۔ تاکہ آپ کا بدر مستقل جاری رہے۔ (مینجر بدر)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی

ALFAZAL JEWELLERS
Rabwah

الفضل جیولرز ربوہ

الیس اللہ بکاف عبدہ

فون: 04524-211649
04524-613649

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی کلکتہ ...... اسد محمود بانی کلکتہ

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES® BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15425:: میں شیخ علی قادر ولد شیخ علی اصغر قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن تاراکوٹ ڈاکخانہ تاراکوٹ ضلع جاجپور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہے بطور معلم وقف جدید بیرون خدمت بجالا رہا ہے۔ ماہانہ تنخواہ کے علاوہ میری کوئی اور آمد کا ذریعہ نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی اور منقولہ جائیداد ہے میری اس وقت تنخواہ -/3051.10 روپے ماہوار ہے اس کے علاوہ میری غیر منقولہ جائیداد میں 14 گونٹھ زمین جو زرعی زمین ہے۔ سال میں ایک دفعہ دھان کی فصل ہوتی ہے۔ بمشکل 5 کوئنٹل دھان ہوتا ہے لیکن چونکہ زمین کو آدھ پر دیا جاتا ہے ہمیں ڈیڑھ کوئنٹل دھان ملتا ہے جس کی قیمت 450 روپے ہوتی ہے۔ 14 گونٹھ زمین کی اس وقت قیمت کم وبیش -/16000 روپے ہے۔ اس کے علاوہ 4 ڈسمل زمین میں میرا ایک مکان ہے جو دو کمروں پر مشتمل ہے۔ جس پر 70000 روپے اس وقت تک تعمیر میں خرچ ہوئے ہیں زمین کی قیمت قریباً پانچ ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3051.10 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد عنایت اللہ قادیان　　العبد شیخ علی قادر　　گواہ شد۔ میر عبدالحفیظ مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 15426:: میں حمد احمد مبلغ سلسلہ ولد مبارک احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 3252 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان　　العبد حمد احمد　　گواہ شد جاوید اقبال اختر قادیان

وصیت نمبر 15427:: میں ٹی عبدالناصر ولد ٹی رایو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت مبلغ سلسلہ احمدیہ عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3522 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان　　العبد ٹی عبدالناصر　　گواہ شد شریف احمد قادیان

وصیت نمبر 15428:: میں سید عبدالہادی ولد سید عبدالتقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2920 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد عبدالحمید ٹاک کشمیر　　العبد سید عبدالہادی کاشف　　گواہ شد وحیدالدین شمس قادیان

وصیت نمبر 15429:: میں محمد نجیب خاں ولد مکرم وی اے محمد ماسٹر صاحب قوم مسلم پیشہ ملازمت مبلغ سلسلہ احمدیہ عمر 37 سال تاریخ بیعت 19.10.84 ساکن کاکناڈ، ڈاکخانہ تھریکاکرا، ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقول کوئی نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں آبائی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان　　العبد محمد نجیب خان　　گواہ شد جاوید اقبال اختر قادیان

وصیت نمبر 15430:: میں شازیہ ظفر ولد سہیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/10/04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند پندرہ ہزار روپے۔ زیور طلائی:۔ ایک طلائی سیٹ 23 کیرٹ وزن 33.350 گرام قیمت اندازاً 21000، ایک طلائی سیٹ 22 کیرٹ وزن 50.070 گرام قیمت اندازاً 30000 کڑے طلائی 2 عدد 22 کیرٹ وزن 29.300 گرام قیمت اندازاً 17800 کانٹے دو جوڑی 22 کیرٹ وزن 12.490 گرام قیمت اندازاً 3900 ہار دو عدد 23 کیرٹ وزن 8.200 گرام قیمت اندازاً 5200 انگوٹھی 4 عدد 22 کیرٹ وزن 9.850 گرام قیمت اندازاً -/6000 بالیاں ایک جوڑی 23 کیرٹ 5.100 گرام قیمت اندازاً 3200 روپے۔ نوز پن 6 عدد 22 کیرٹ وزن 1.600 گرام قیمت اندازاً 976.00 زیور نقرئی:۔ ایک جوڑی پازیب مع بٹن مع انگوٹھی وزن 115.00 گرام قیمت -/1150 روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان　　الامۃ شازیہ ظفر　　گواہ شد سہیل احمد قادیان

وصیت نمبر 15431:: میں اکرام احمد ولد روشن علی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم جامعۃ المبشرین عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ سلطان صلاح الدین کبیر قادیان　　العبد اکرام احمد　　گواہ شد۔ انور احمد قادیان

وصیت نمبر 15432:: میں مبارک احمد چیمہ ولد چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

قادیان محلہ ناصر آباد کے قریب 6 کنال تین مرلہ پر مشتمل ایک پلاٹ زمین جو محترمہ والدہ صاحبہ اور ہم پانچ بھائیوں اور تین بہنوں میں مشترکہ ہے۔ پاکستان چک 84 الف ضلع بہاولپور تحصیل حاول پور منڈی میں زمین زرعی 3.1/2 ایکڑ (ساڑھے تین ایکڑ) جو ہم پانچ بھائیوں میں مشترکہ ہے یہ زمین فروخت کرنے کے بارے میں بات چیت ہو چکی ہے جو حصہ خاکسار کو ملے گا خاکسار اس کی اطلاع دیکر اپنے حصہ رقم کا 1/10 حصہ جائیداد ادا کردے گا انشاء اللہ۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3360 روپے ہے۔ قادین اور پاکستان کی زمین سے سالانہ تین ہزار روپے آمد ہوتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت اکتوبر .04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ طاہر احمد چیمہ قادیان　　العبد مبارک احمد چیمہ　　گواہ شد جاوید اقبال اختر چیمہ قادیان

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

ہماری تاریخ

”ان کے کمالاتِ روحانی کو بیان نہیں کرسکتا وہ ان لوگوں میں سے تھے جو خداتعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں اور دنیا میں کبھی کبھی آتے ہیں“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکبازی اور تقویٰ شعاری کے متعلق مشہور عالم ہند شمس العلماء مولانا سید میر حسن سیالکوٹی کی شہادت

وہ مسلمان، ہندو اور سکھ یا عیسائی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ ملازمت میں کچہری کے عملہ میں شامل تھے آپ کی امانت و دیانت، تقویٰ و نیکی کے دل سے قائل تھے اور کوئی ایک بھی ایسا نہیں تھا جو آپ کی پاکیزہ جوانی اور مقدس شباب کا ثنا خواں اور مدّاح نہ ہو۔ ضلع کا سب سے بڑا افسر (ڈپٹی کمشنر) آپ کو غایت درجہ عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتا تھا بلکہ ایک روایت سے یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ جب حضور استعفاء دے کر واپس قادیان آنے لگے تو اس نے آپ کی مشایعت کے اعزاز میں تعطیل عام کردی تھی کہ ایسا پاکباز شخص اُن کے عملے سے مستعفی ہوکر جارہا ہے۔ (روایت صحابہ غیر مطبوعہ جلد دہم صفحہ 134) سرکاری افسروں اور ملازموں کے علاوہ سیالکوٹ کا ہر وہ شخص جسے آپ سے کبھی ملنے کا اتفاق ہوا آپ کی صالح اور درویشانہ طبیعت سے متاثر تھا۔ جن لوگوں کے مکانوں میں آپ نے ان دنوں قیام فرمایا وہ آپ کو ولی اللہ قرار دیتے تھے۔ (الفضل 8 اکتوبر 1925ء صفحہ 6) آپ کی پاکبازی اور تقویٰ شعاری کی بہت سارے لوگوں نے گواہی دی ہے ایک شہادت یہاں درج کی جاتی ہے۔ شمس العلماء مولانا سید میر حسن صاحب مرحوم سیالکوٹی سیالکوٹ ہی میں نہیں ہندوستان بھر میں علوم مشرقی کے بلند پایہ عالم اور مسلمانوں میں ایک نہایت ممتاز شخصیت کے حامل تھے۔ ڈاکٹر اقبال ایسے شہرۂ آفاق فلسفی شاعر ابتداء میں آپ ہی سے شرف تلمذ رکھتے تھے جس پر انہیں ہمیشہ ناز رہا۔ جن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ میں قیام پذیر تھے مولانا صاحب موصوف کو بھی حضور سے اکثر ملاقات کا موقعہ ملتا تھا۔ مولوی صاحب نے اس زمانہ میں حضور کو بڑے قریب سے مطالعہ کیا اور دیکھا۔ وہ سرسید تحریک کے دلدادہ تھے مگر ان کے دل پر حضور کی بزرگی، تقدس اور تقویٰ کا غیر معمولی اثر تھا اور وہ حضرت کی بے حد عزت کیا کرتے تھے۔ ایک مکتوب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سیالکوٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”ادنیٰ تامّل سے بھی دیکھنے والے پر واضح ہوجاتا تھا کہ حضرت اپنے ہر قول و فعل میں ممتاز ہیں“ (سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 270) ایک دفعہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ سیالکوٹ میں ان سے ملے تو انہوں نے چشم پُرآب ہوکر فرمایا ”افسوس ہم نے ان کی قدر نہ کی ان کے کمالاتِ روحانی کو بیان نہیں کرسکتا ان کی زندگی معمولی انسان کی زندگی نہ تھی بلکہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو خداتعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں اور دنیا میں کبھی کبھی آتے ہیں“ (الحکم 7 اپریل 1934ء صفحہ 3)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

خدا کے فرستادہ کے انکار کی وجہ سے پے در پے عذاب کے سلسلے

سونامی کی اس قدر تباہی کے بعد اب اس طرف توجہ دی جارہی ہے کہ بحرالکاہل کی طرح بحر ہند میں بھی سونامی لہروں کو جانچنے کیلئے وارننگ سسٹم لگایا جائے اب تک یہ خیال کیا جاتا تھا کہ سونامی لہریں زیادہ تر بحرالکاہل میں پیدا ہوتی ہیں اور بحر ہند میں یہ لہریں شاذ ہی پیدا ہوئی تھیں اور اس وجہ سے بھی کہ ایشیا کے ملک غریب ہیں بحر ہند میں ایسا قبل از وقت وارننگ سسٹم نہ لگایا گیا مگر اب یہ اندازہ ہورہا ہے کہ اگر بحر ہند میں بھی وارننگ سسٹم کا انتظام ہوتا تو بہت ساری انسانی جانیں بچائی جاسکتی تھیں۔ کیونکہ دور دراز علاقوں میں لہروں کے پہنچنے میں بحر حال وقت لگتا ہے اور اس وقت میں ان ملکوں کو جو اس کی زد میں آنے والے ہیں خبردار کیا جاسکتا ہے مثال کے طور پر سماٹرا کے شمال سے یہ لہریں چل کر دو گھنٹے میں سری لنکا کے ساحل سے ٹکرائیں۔ اسی طرح تھائی لینڈ تک پہنچنے میں لہروں کو 3600 میل کا سفر طے کرنا پڑا جس میں 7 گھنٹے صرف ہوئے۔ البتہ انڈونیشیا کے دیہات کیلئے وقفہ چند منٹ کا تھا جس میں کوئی حفاظتی تدابیر اختیار نہ کی جاسکتی تھیں۔

انڈونیشیا میں متاثرین سونامی کی بحالی کیلئے ایک کانفرنس منعقد کی گئی جس میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کے علاوہ 26 ممالک اور امدادی تنظیموں کے نمائندے شامل ہوئے۔ اس میں تباہ شدہ علاقوں کی بحالی کیلئے کافی تجاویز پر غور ہوا۔ اس کانفرنس میں اقوام متحدہ نے سونامی سے متاثر ہونے والے بچوں کے بڑے پیمانے پر اغوا اور فروخت کا خدشہ ظاہر کیا۔ عالمی ادارہ کی جانب سے ان خدشات کے بعد انڈونیشیا نے تباہ حال علاقوں خصوصاً صوبہ آچے سے بچوں کی باہر منتقلی پر پابندی عائد کردی ہے۔

اس وقت تک جو عالمی تنظیمیں میدان میں ڈاکٹروں اور رضاکاروں کی ٹیموں کے ساتھ ضروری اشیاء اور ادویات لیکر اتری ہوئی ہیں ان میں Oxfam، ریڈکراس، یونیسیف، کیفوڈ، سیف دی چلڈرین، کرسچین ایڈ، اور ہیومینٹی فرسٹ ہیں۔

ریڈیو ٹیلی ویژن، ایران میں ایک اور زلزلہ کی خبر دے رہا ہے جس میں ابتدائی اندازے کے مطابق 600 سے زائد افراد ہلاک ہوچکے ہیں اور کافی تعداد زخمیوں کی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب عذابوں کے سلسلے پے در پے ہونے لگیں تو جان لو کہ خداتعالیٰ کا کوئی مامور اور فرستادہ کہیں مبعوث ہوچکا ہے دنیا کو اس کے ہاتھ پر گناہوں سے توبہ کرنے کی تلقین ہے۔ خدا کرے کہ دنیا والوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ زمانہ کے امام کو پہچان کر امن و عافیت کے حصار میں آجائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام کے طور پر مبعوث فرمایا ہے فرماتے ہیں:

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھ غافلو ہوگئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

اور اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ کو بتایا:

”دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ثابت کردے گا۔“

چنانچہ آج بھی خداتعالیٰ کے ایک فرستادہ کے انکار کی وجہ سے خداتعالیٰ کے غضب کے نظارے بار بار انسانوں کی توجہ اسی طرف مبذول کروا رہے ہیں تاکہ وہ اس پر ایمان لاکر خدا کے نیک بندے بن جائیں۔

(رشید احمد چوہدری انٹرنیشنل پریس سیکرٹری لندن)

بقیہ صفحہ (1)

حیثیت نہیں رکھتے صرف ایک عارضی جوش ہوتا ہے اور اس میں بھی زیادہ تر نمود و نمائش کا جذبہ غالب ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگوں پر خرچ کرنے کے اعتبار سے مشہور ہو جائیں لیکن دولت کے ملنے پر پھر اس کے خرچ کرنے کے جو طریقے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں اور جس کی مثالیں آپ کی مبارک زندگی کا حصہ بن چکی ہیں اس کی نظیر دنیا میں کہیں پائی نہیں جاتی جود و سخا کے یہ معیار نہ تو آنحضرت ﷺ کی زندگی سے پہلے دنیا نے دیکھے اور نہ کبھی آئندہ دیکھے گی۔ آنحضرت ﷺ جہاں رات دن اس فکر میں رہتے تھے کہ لوگ ایک خدا کو پہچانیں دنیا میں توحید کا غلبہ ہو وہیں آپکو یہ فکر بھی رہتی تھی کہ لوگوں کی ضروریات کس طرح پوری ہوں اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے آرام و آسائش کی کوئی فکر نہ تھی۔ صحابہؓ کو بھی یہی تلقین فرماتے تھے کہ دوسروں کیلئے اپنے ہاتھوں کو کھولو کیونکہ یہی وہ چیز ہے جو اخروی زندگی میں تمہارے کام آئے گی۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احادیث مبارکہ سے آنحضرت ﷺ کی جود و سخا کی ایمان افروز مثالیں بیان فرمائیں فرمایا اللہ تعالیٰ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھکر سخاوت کرنے والا ہے اور پھر آنحضرت ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے۔ اللہ نے آپکو جو دولت دی آپ نے اپنے پاس نہ رکھی بلکہ فوری اس کی تقسیم کی فکر آپ کو لگ جاتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دینے والا ہے ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سب لوگوں سے زیادہ حسین سب لوگوں سے بڑھ کر مہمان نواز اور سب انسانوں سے زیادہ سخی تھے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں آپ کی سخاوت انتہا درجے کو پہنچ جاتی تھی۔ جس کی مثال حدیث میں تیز آندھی سے دی گئی ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی نے آنحضرت ﷺ سے کچھ مانگا ہو اور وہ چیز آپ کے پاس ہو اور آپ نے عطا نہ کی ہو۔ یہاں تک کہ آپ قرض لیکر بھی سخاوت فرمایا کرتے تھے۔

آپ کی سخاوت کی کیفیت کا ذکر احادیث میں یوں بیان ہوا ہے کہ آپ بکریوں کے ریوڑ اور اونٹوں کے جھنڈ اور وادیوں کی وادیاں عنایت فرما دیا کرتے تھے۔ بعض دفعہ بعض لوگ امداد کے مطالبوں پر آپ سے تلخی سے بھی پیش آتے تھے لیکن آپ ہمیشہ خوش خلقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو بھی اپنی سخاوت سے حصہ عنایت فرماتے تھے۔

آپ کی یہ مبارک عادت تھی کہ آپ کسی تحفہ دینے والے کو اس کے تحفہ سے کئی گنا بڑھ کر عنایت فرماتے تھے اور معمولی تحفوں کے بدلے میں قیمتی اشیاء دینا آپ کی سنت مبارکہ تھی۔ اسی طرح آپ کسی کو نوازنے کے مختلف ذرائع تلاش فرماتے تھے۔ بعض دفعہ کسی سے کوئی چیز خرید کر پھر وہی چیز اسے بطور تحفہ عطا فرما دیتے تھے۔ دنیا کے مال کی آپ کی نظر میں کوئی وقعت نہیں تھی اور آپ کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ جو مال بھی آپ کے پاس ہے اسے تقسیم کردیں۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر احد پہاڑ کے برابر بھی سونا میرے پاس آجائے تو میں چاہوں گا کہ تیسرے دن سے پہلے اسے ختم کردوں۔ پھر فرمایا جو مالدار ہیں وہ قیامت کے دن گھاٹے میں ہوں گے سوائے ان کے جو اپنا مال مخلوق پر خرچ کرتے ہیں۔

ایمان افروز خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مضمون کے تسلسل میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش فرمائے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق صدہا مواقع پر اچھی طرح کھل گئے اور ان کا امتحان کیا گیا اور ان کی سچائی آفتاب کی طرح روشن ہوگئی۔ اور جو اخلاق کرم اور جود اور سخاوت اور ایثار اور فتوحات اور شجاعت اور زہد اور قناعت اور دنیا سے اعراض کے متعلق تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں روشن اور چمکدار اور درخشاں تھے۔ فرمایا خداتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بے شمار خزانے عطا کئے تھے جو آپؐ نے خدا کی راہ میں خرچ کردیئے اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا۔ نہ کوئی عمارت بنائی نہ کوئی بارگاہ تیار کی بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں اپنی ساری عمر بسر کی۔ سونے کیلئے زمین پر بستر لگایا اور رہنے کیلئے چھوٹا سا جھونپڑا، اور کھانے کیلئے جو کی روٹی یا فاقے کو اختیار کیا۔ دنیا کی دولتیں آپ کو بکثرت دی گئیں لیکن آپ نے اپنے ہاتھوں کو ان سے آلودہ نہ کیا۔ تاوفات آپنے دنیا کو کچھ چیز نہ سمجھا اور اعلیٰ اخلاق کی ایسی مثالیں قائم فرمائیں جو کبھی دنیا میں ظاہر نہیں ہوئیں اور نہ آئندہ ہوں گی۔

آئینہ پاکستان

ڈاکٹر قدیر پر
نئے الزامات کی فہرست

امریکہ کے ٹائم میگزین کے مطابق امریکی حکام اب اس بات کی چھان بین کر رہے ہیں کہ پاکستان کے جوہری پروگرام کے بانی قدیر خان نے سعودی عرب اور دیگر ریاستوں کو جوہری ٹیکنالوجی فروخت کی تھی کہ نہیں۔ اس بارہ میں امریکی ادارے اور اقوام متحدہ کے انسپکٹر سعودی عرب، مصر، سوڈان، آئیوری کوسٹ اور کئی اور ممالک میں ڈاکٹر خان کے حوالوں سے مزید تحقیقات کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ ڈاکٹر خان نے گزشتہ برس ایران اور شمالی کوریا کو خفیہ طور پر جوہری پروگرام فروخت کرنے کا اعتراف کیا تھا۔۞

پاکستان میں
لشکر جھنگوی کا انتہا پسند گرفت میں

اس ماہ کے پہلے ہفتہ میں پاکستان کے جنوب مغربی صوبہ بلوچستان میں کم از کم ایک سو تیس شیعوں کے قاتل لشکر جھنگوی کے مشہور "مجاہد" کو کوئٹہ میں ایک مسجد کے باہر سے گرفتار کیا گیا۔ پاکستان پولیس نے اس کو اس وقت گرفتار کیا جب وہ عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے جا رہا تھا۔۞

افغانستان
بدستور عدم استحکام کے نرغے میں

افغانستان پر امریکی قبضہ کے 3 سال بعد بھی وہ نہ صرف ایک غریب، بدحال، انتہا پسندی کی خطرات کا مارا ہوا ہے بلکہ پہلے سے بھی اس کی ترقی کا گراف نیچے گر گیا ہے۔ طالبان کے حملے جا بجا اب بھی ہو رہے ہیں۔ آج بھی افغانستان میں خواتین کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ 51 سے زیادہ خواتین نے گزشتہ چار ماہ کے اندر زبردستی شادی کرانے کے معاملہ میں خودکشی کر لی جبکہ اس معاملہ میں زخمی ہونے والی 184 خواتین ہرات کے ہاسپٹل میں داخل ہوئیں جن میں سے 84 اپنی زندگی کی پاری ہار گئیں۔ اقوام متحدہ نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ اگر ان حالات میں بہتری پیدا نہیں ہوئی اور بدستور بے روزگاری میں اضافہ ہوتا رہا تو افغانستان ایک بار پھر بدامنی کا شکار ہو جائے گا۔

یاد رہے کہ افغانستان سے زیادہ غریب پوری دنیا میں صرف 3۔ افریقی ممالک ہیں۔ افغانستان انسانی ترقی کے چارٹ پر دنیا کے 178 ملکوں میں سے 173 ویں نمبر پر ہے۔ افغانستان میں دنیا کا بدترین تعلیمی نظام ہے اور شرح خواندگی صرف 28.4 فیصد ہے۔ منشیات کا کاروبار آج بھی افغانستان کی معیشت کا اہم ستون ہے۔ یاد رہے کہ افغانستان میں منشیات کے اس کاروبار میں پاکستان کے سابق صدر ضیاء الحق کے دور میں بھاری اضافہ ہوا تھا۔ افسوس اس بات کا ہے کہ یہ المیہ اس معاشرے اور ملک کا ہے جہاں اکثریت کا مذہب اسلام ہے۔۞

نیپال کا شاہی راج

باوجود بشمول بھارت، دنیا کے اکثر ممالک کے نیپال میں جمہوریت کے قیام پر زور دینے کے پھر بھی یہاں دن بدن ڈکٹیٹر شپ کا شکنجہ کستا چلا جا رہا ہے۔ ابھی تک نیپال کے 6 سرکردہ اخباروں کے ایڈیٹران شاہی فیصلہ کے انتظار میں جرمانہ یا قید کی سزا کے منتظر ہیں۔ دوسری طرف پانچ سیاسی پارٹیوں کے اتحاد نے شاہی حکومت کے خلاف اپنا پروٹیسٹ بھی تیز کر دیا ہے۔۞

قدرت کا قہر

برفانی طوفان: 21 فروری کو وادی کشمیر اس وقت غم والم کی لہر میں ڈوب گئی جب لوگوں کو یہ علم ہوا کہ کشمیر کے اکثر پہاڑی علاقوں سمیت تمام وادی کئی کئی فٹ برف تلے دب گئی ہے۔ جنوبی کشمیر میں قاضی گنڈ اور کوکر ناگ کی کئی دور افتادہ بستیاں برف کے نیچے دب کر مکمل طور پر مسمار ہو گئیں اور سیکڑوں لوگ مارے گئے۔ عینی شاہدین کے مطابق اس علاقے میں تقریباً 15 فٹ برف جمع ہو گئی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ بعض دور افتادہ پہاڑی علاقوں میں 70 فٹ تک برف گری ہے۔ عوام کے علاوہ فوج کے کئی جوانوں کو بھی اپنی جانیں گنوانا پڑیں۔

زلزلہ: ایران میں 22 فروری کو ایک خوفناک زلزلہ آیا جس میں کئی ہزار لوگ ہلاک ہو گئے اس سے قبل 26 دسمبر 04 کو جزائر انڈیمان نکوبار، انڈونیشیا، سری لنکا وغیرہ میں سونامی زلزلہ آیا تھا جس میں لاکھوں افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اس سے قبل ٹھیک ایک سال پہلے 26 دسمبر 2003 کو بام ایران میں آئے زلزلہ میں 41000 لوگوں کی موت ہو گئی تھی۔

ماہرین ارضیات کا کہنا ہے کہ حالیہ دنوں میں جس قدر جلد جلد تباہی دنیا میں آرہی ہے اس کی نظیر گزشتہ زمانوں میں نہیں ملتی۔ چنانچہ صرف سن 2004ء میں ہی زمین والوں نے 14 ہولناک زلزلوں کا منہ دیکھا ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے:

یکم جنوری کو جزیرہ لاٹبی کے زلزلہ کی شدت 7.1 تھی۔ 5 فروری کو پاپوا انڈونیشیا کے زلزلہ کی شدت 7.0 تھی۔ 7 فروری کو پاپوا انڈونیشیا میں پھر زلزلہ آیا جس کی شدت 7.3 تھی۔ 15 جولائی کو نجی کے زلزلہ کی شدت 7.1 تھی۔ 25 جولائی کو جنوبی ساٹرا انڈونیشیا کے زلزلہ کی شدت 7.3 تھی۔ 5 ستمبر کو ہینشو جاپان میں آنے والا زلزلہ 7.2 کی شدت کا تھا۔ 11 نومبر کو کیپولاؤ انڈونیشیا میں آنے والا زلزلہ 7.5 اور 15 نومبر کو کولمبیا میں آنے والے زلزلہ کی شدت 7.2 اور 22 نومبر کو نیوزی لینڈ میں آنے والے زلزلے کی شدت 7.1 اور 26 نومبر کو پاپوا انڈونیشیا میں آنے والے زلزلے کی شدت 7.1 اور 28 نومبر کو ہوکیڈو جاپان میں آنے والے زلزلہ کی شدت 7.2 تھی۔ 23 دسمبر کو جزیرہ میکوائر میں 8.1 کی شدت کا زلزلہ آیا جبکہ 26 دسمبر کو 8.3 کی شدت کے زلزلہ نے بھارت سری لنکا اور انڈونیشیا میں اتنی بھاری تباہی پھیلائی کہ ساری دنیا کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔۞

معاصرین کی آراء

بلوچستان پاکستان میں بڑھتی ہوئی بدامنی

وطن عزیز پاکستان کے سیاسی حالات پر گہری نظر رکھنے والے بلوچستان میں بگڑتے ہوئے حالات کے تیور سے پریشان ہیں کیونکہ بلوچستان کابینہ نے صوبے میں امن وامان کے قیام اور "سوئی فیلڈ" کے تحفظ کیلئے وفاق سے مدد طلب کر لی ہے تاہم یہ بتایا جارہا ہے کہ سیکورٹی فورسز کا دائرہ سوئی تک محدود ہوگا۔ سوئی فیلڈ کا سیکورٹی پلان وفاقی حکومت بنائے گی۔ آپریشن سے قبل صوبائی حکومت کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ اس کا مقصد سوئی گیس پلانٹ کی حفاظت اور گیس فیلڈ پر کئی روز سے جاری حملوں کے باعث پلانٹ کو پہنچنے والے نقصان کی مرمت کرنا اور گیس کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ اطلاع کے مطابق سوئی میں سرچ آپریشن جاری ہے علاقے کی مکمل ناکہ بندی کی جاچکی ہے۔ دور تک مار کرنے والی توپیں اور دیگر فوجی ساز و سامان منگوایا جارہا ہے۔ علاقہ سے لوگوں نے نقل مکانی شروع کر دی ہے۔ سوئی میں غیر یقینی صورتحال نے مکمل اقتصادی ترقی کے ذرائع پر اثر انداز ہونا شروع کر دیا ہے۔ گیس پریشر میں کمی کے باعث ملک کے کئی حصوں میں لوڈشیڈنگ شروع ہو چکی ہے۔ ہمارے ہاں سردیوں میں گیس کا استعمال بڑھ جاتا ہے اس لوڈشیڈنگ سے عوام کی قوت خرید بھی متاثر ہوگی اور پریشانیوں میں اضافہ علیحدہ ہوگا۔ سوئی کے علاقہ میں بدامنی کی ایک وجہ لیڈی ڈاکٹر سے اجتماعی زیادتی بتائی جاتی ہے۔ ہمیں انتظامی اور سیاسی حقائق کا تجزیہ کرنا ہوگا واقعات کے پس منظر کا سامنا کرنا چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ بقول سابق وزیر اعظم میر ظفر اللہ خاں جمالی کہ بلوچستان میں تشدد کے واقعات لیڈی ڈاکٹر سے زیادتی کے بعد شروع ہوئے نہ اس ظالمانہ واقعہ کی رپورٹ درج ہوئی نہ ملزم گرفتار ہوئے۔

ایک منجھے ہوئے سیاست دان نے یہ کیوں کہا کہ ...... لیڈی ڈاکٹر کے مجرم سویلین ہوتے تو کب کے دبوچ لئے جاتے جبکہ فوج کے ترجمان جنرل شوکت سلطان نے اس امر کی تردید کی ہے کہ اس اجتماعی آبروریزی میں فوج کا کوئی آفیسر یا جوان ملوث نہیں۔ قوم کی ایک بیٹی سے ہمدردی ہونی چاہئے اسے انصاف ملنا چاہئے نہ کہ اس کیس کو "وینا حیات" کیس سمجھا جائے۔ اس سانحہ کی غیر جانبدارانہ سرکاری اور بلوچ رسم ورواج کے مطابق تحقیقات کروائی جاسکتی ہے اور ملزموں کو بلا لحاظ جلد سزا دی جاسکتی ہے۔ طاقت کے استعمال سے مسائل کو وقتی طور پر دبایا تو جاسکتا ہے حق کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ ظلم کو پیار نہیں کہا جاسکتا۔ زبان سے نکلے ہوئے الفاظ سے پیدا شدہ ابہام صرف اور صرف گفتگو کرنے سے ہی دُور ہو سکتے ہیں اور اعتماد بحال ہو سکتا ہے۔ بلوچستان کی صوبائی حکومت کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے کچھ کی نوعیت وفاقی سطح کی ہے اور کچھ کی صوبائی۔ سینیٹر سید مشاہد حسین کی قیادت میں قائم کمیٹی نے کئی ماہ بلوچستان کے مسائل کے حل کا تلاش ڈھونڈنے میں صرف کئے ہیں۔ اس کمیٹی کی رپورٹ نہ پارلیمنٹ میں پیش ہوئی اور نہ اس کمیٹی کی سفارشات منظر عام پر آئیں۔ یہ درست ہے کہ ملک کے کسی حصہ میں تخریب کاروں اور شرپسند عناصر کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ پہلے بھی وفاقی حکومت کے حکم پر بلوچستان میں ایک فوجی آپریشن ہو چکا ہے جس کے برے اثرات ابھی تک دُور نہیں ہوئے۔

ہر صاحب فہم کے نزدیک مذاکرات کرنے کو ترجیح دینا چاہئے کئی انتظامی و سیاسی نوعیت کے معاملات کا حل صوبائی اور قومی سطح کی مشاورت میں مل سکتا ہے۔ بصورت دیگر نام نہاد چھوٹی سیاسی جماعتیں انتہاء پسندوں کے ساتھ ملک دشمن عناصر حقوق کی جنگ کی آڑ میں وطن عزیز کے استحکام کو نقصان پہنچانے کیلئے صف آراء ہو سکتے ہیں۔ کب تک ہم مصلحتوں کی سیاست کے تحت قوم سے حقائق چھپاتے رہیں گے۔ قوم کو اعتماد میں لیجئے اس دور کی تاریخ بھی لکھی جائے گی۔ خدارا حکومتوں کی طرح سوچئے!

(ہفت روزہ لاہور 22 جنوری 2005)

درخواست دعا: میرے دو بیٹے عزیزم باسل احمد اور عزیزم عدیل احمد جو کہ دونوں وقف نو کے مجاہد ہیں اس سال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی نمایاں کامیابی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/300

(محمد اکرم انجم کویت)

☆۔ خاکسار کا بھتیجہ عزیزم سلمان احمد جو کہ مکرم یونس احمد صاحب مرحوم آف بھدرک کا پوتا اور مکرم کرشن احمد صاحب کا بیٹا ہے لمبے عرصہ سے برین ٹیومر کے عارضہ سے بیمار ہے اب اللہ کے فضل و کرم اور حضور پر نور کی دعاؤں سے رُو بصحت ہو رہا ہے احباب سے اس کی کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (گوہر احمد بھدرک)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol : 54 Tuesday 22 March, 2005 Issue No. 12

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

جلسہ سالانہ قادیان 2004 کے موقع پر معززین کے پیغامات

جماعت احمدیہ اپنے ماٹو Love for all hatred for none کے ذریعہ مذہبی رواداری اور قیام امن کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہے

(آر آر پاٹل ڈپٹی چیف منسٹر مہاراشٹر)

Sushilkumar Shinde

GOVERNOR
ANDHRA PRADESH

RAJ BHAVAN
HYDERABAD-500 041

December 10, 2004

MESSAGE

I am extremely happy to learn that the Ahamadiya Muslim Jamaat is holding its 113th Annual Spiritual Conference from 26th to 28th December, 2004, at Qadian, District Gurudaspur, Punjab, to disseminate the message of **"Love For All & Hatred For None".**

Please accept my greetings and good wishes for the success of the Conference.

(Sushilkumar Shinde)

یہ جلسہ Love for all hatred for none کے پیغام کو پھیلانے کے لئے ہو رہا ہے

جماعت احمدیہ کا 113 واں جلسہ سالانہ منعقدہ 26 تا 28 دسمبر جو قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب میں Love for all hatredfornone کے پیغام کو پھیلانے کے لئے منعقد ہو رہا ہے میری نیک تمنائیں اور مبارکباد آپ کے ساتھ ہیں۔
(شوشیل کمار شندے گورنر آندھرا پردیس)

DEPUTY CHIEF MINISTER

MAHARASHTRA

Mantralaya, Mumbai 400 032

Date : 30th November, 2004

Message

I am glad to know that Sadar Anjuman Ahmadiyya Quadian Ahmadia Muslim Mission is holding the 113th Annual Gathering of Jamaat Ahmadiyya from 26th to 28th December 2004 in Punjab.

It is heartening to note that Ahmadia Jamaat is working for inter-faith, peace and harmony with their motto Love for all, Hatred for none. The activities of the Jamaat helps in building bridges of understanding and exchange of good teaching.

I wish the 113th Annual Gathering all success.

(R. R. Patil)

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنا 113 واں جلسہ سالانہ قادیان صوبہ پنجاب میں مورخہ 26 تا 28 دسمبر منعقد کر رہی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے ماٹو Love for all hatred for none کے ذریعہ مذہبی رواداری اور امن کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ جماعت کی مساعی اور اعلیٰ تعلیمات آپسی افہام و تفہیم کے لئے ایک پل کا کام کر رہی ہیں 113 ویں جلسہ سالانہ کے لئے میری طرف سے نیک تمنائیں۔ (آر آر پاٹل ڈپٹی چیف منسٹر مہاراشٹر)

MAHADEO DEOLE

Corporation Hall, Mahapalika Marg.
Mumbai - 400 001
Phone 2262 04 70 / 2262 10 20
Fax No 2269 67 69

MAYOR OF MUMBAI

Date : 25th November 2004.

MESSAGE

Pleased to learn that the Annual Convention of the World wide Ahmadiyya Muslim Community, India is being held at Qadian, Punjab from 26th to 28th December this year. (Due to pressing pre-occupations, it would not be possible for me to attend your Annual Gathering at Qadian.) However, I send my best wishes for the toto success of your Annual Gathering.

(The Jamaat Ahmadiyya is spreading message of unity and love to all, which is prime need of the society.)

Wholeheartedly wishing you again for toto success in your Noble task.

(Mahadeo Deole)

جماعت احمدیہ جو اتفاق و اتحاد کا پیغام پھیلا رہی ہے یہ آج کی سوسائٹی کی سب سے اہم ضرورت ہے

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنا 113 واں جلسہ سالانہ قادیان صوبہ پنجاب میں مورخہ 26 دسمبر تا 28 دسمبر منعقد کر رہی ہے۔ بعض مجبوریوں کی وجہ سے میں اس سالانہ جلسے میں شامل نہیں ہو سکوں گا لیکن پھر بھی میں اپنی نیک تمنائیں تمام حاضرین کی خدمت میں بھیجتا ہوں۔ جماعت احمدیہ جو اتفاق و اتحاد کا پیغام پھیلا رہی ہے یہ آج کی سوسائٹی کی سب سے اہم ضرورت ہے۔
(MahadeoDeole میئر آف ممبئی)

हरियाणा राजभवन,
चण्डीगढ़।
HARYANA RAJ BHAVAN,
CHANDIGARH.

Message

I am delighted to know that the 113th Annual Convention of the Worldwide Ahmadiyya Muslim Community is going to be held from 26th to 28th December 2004.

The Ahmadiyya Muslim Community is a dynamic community. It embodies the true essence of Islam (especially the wisdom and philosophy that underlies its doctrines and teachings entirely based upon the Holy Quran and the tradition and practices of the Holy Prophet.

I very much appreciate community's feelings of compassion, love and service to humanity. Their efforts to promote religious tolerance and understanding between the people belonging to different faiths and respect for each others religious beliefs is praiseworthy.)

I wish the Ahmadiyya Muslim Community and its leaders all success.

(A. R. Kidwai)

میں جماعت احمدیہ کی محبت اور انسانی خدمات کی قدر کرتا ہوں

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنا 113 واں جلسہ سالانہ قادیان صوبہ پنجاب میں مورخہ 26 تا 28 دسمبر منعقد کر رہی ہے احمدیہ مسلم جماعت حقیقی اسلام کو پھیلانے کے لئے بالخصوص اسلامی فلاسفی اور اس کے اصولوں اور تعلیمات کے لئے جن سب کی بنیاد قرآن مجید پر ہے قابل تعریف مساعی سرانجام دے رہی ہے۔ میں جماعت کی محبت اور انسانی خدمات کی قدر کرتا ہوں۔ مذہبی رواداری اور مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان افہام و تفہیم کے لئے اور ایک دوسرے کی عزت کے لئے اور ایک دوسرے کے عقائد کی عزت کے لئے جماعت کی کوششیں قابل تعریف ہیں میری نیک تمنائیں احمدیہ مسلم جماعت کے ساتھ ہیں۔ (اے آر قدوائی گورنر آف ہریانہ)